SUN.13.Sep.2026
VOLUME:22 NO:215
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 13/ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 215
30/ربیع الاول 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

اے آئی، سوشل میڈیا اور ڈرون دہشت گردوں کے نئے ہتھیار، سیکورٹی حکمت عملی میں تبدیلی ضروری: یو این ایس سی

نیویارک: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (یو این ایس سی) نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کی 25 ویں برسی کے موقع پر دہشت گردی سے نمٹنے کی حکمت عملی میں تبدیلی پر زور دیا۔ یو این ایس سی نے کہا کہ دہشت گردی بین الاقوامی امن اور سلامتی کے لیے سنگین خطرہ بنی ہوئی ہے۔ مصنوعی ذہانت، ڈرون اور سیٹلائٹ جیسی نئی ٹیکنالوجی کا استعمال کرنے والے دہشت گردوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ممالک کو اپنے سیکورٹی اقدامات کو جدید بنانا ہوگا۔ سلامتی کونسل نے جمعہ کے روز متفقہ طور پر منظور کیے گئے ایک پریس بیان میں کہا کہ ''سلامتی کونسل دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے اپنے عزم کو دہراتی ہے، جو بین الاقوامی امن اور سلامتی کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔'' کونسل نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دہشت گردوں کے خلاف حکمت عملی بھی اسی کے مطابق تیار کرنی ہوگی۔ دہشت گرد اب مصنوعی ذہانت (اے آئی)، ڈرون، سیٹلائٹ، سوشل میڈیا اور دیگر جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہے ہیں، اس لیے ان سے نمٹنے کے لیے ایک مؤثر عالمی نظام تیار کرنا ضروری ہے۔ فرانس کی پہل پر منعقدہ یہ اجلاس 2001 میں القاعدہ کی جانب سے کیے گئے دہشت گردانہ حملوں کی یاد میں بلایا گیا تھا۔ اس دوران عالمی طاقتوں کی کشمکش کے سبب اکثر تقسیم رہنے والی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے دہشت گردی کے معاملے پر یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ سلامتی کونسل کے تمام 15 رکن ممالک کے نمائندوں نے امریکہ میں ہوئے دہشت گردانہ حملوں کے متاثرین کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی۔ ان حملوں میں سب سے بڑا حملہ نیویارک کے مین ہٹن میں واقع ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ٹوئن ٹاورز پر ہوا تھا، جس میں تقریباً 3000 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے مستقل نمائندے مائیک والش نے کہا کہ سلامتی کونسل میں شامل ہر ملک کسی نہ کسی شکل میں دہشت گردی کا شکار رہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جس کونسل میں اکثر تقریباً ہر معاملے پر اختلافات دیکھنے کو ملتے ہیں، وہاں دہشت گردی کی مذمت ان چند معاملات میں شامل ہے، جن پر ہم سب ایک ساتھ اور متفقہ طور پر کھڑے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی آج بھی عالمی امن اور سلامتی کے لیے سنگین خطرہ بنی ہوئی ہے اور اس کے خلاف عالمی برادری کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ امریکی فوج کی خصوصی گرین بیریٹ یونٹ میں افغانستان میں خدمات انجام دے چکے والش نے کہا کہ 9/11 حملوں کے بعد سے دنیا بھر میں لاکھوں افراد دہشت گردانہ واقعات میں مارے گئے، زخمی ہوئے، بے گھر ہوئے، دہشت گرد تنظیموں میں بھرتی کیے گئے یا پھر دہشت گردی کے سائے میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

'فری بی کلچر' پر شیوسینا یو بی ٹی کا ٹرمپ اور مودی کی سیاست سے موازنہ، کہا 'یہ جمہوریت کے لیے خطرہ'

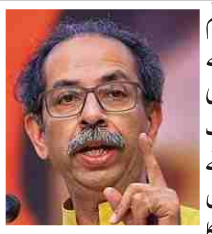

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) نے ہفتہ کو انتخابات کے وقت 'فری بی کلچر' (مفت تحائف بانٹنے) کی بڑھتی ہوئی عالمی ثقافت پر سخت تنقید کی۔ پارٹی نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی مجوزہ 'ٹرمپ ڈویڈنڈ' منصوبہ اور ہندوستان میں سیاسی جماعتوں کی جانب سے شروع کی گئی فلاحی اسکیموں کے درمیان مماثلتیں بتائیں۔ پارٹی کے ترجمان 'سامنا' میں شائع ایک اداریے میں شیوسینا (یو بی ٹی) الزام عائد کیا کہ امریکہ میں ٹرمپ اور ہندوستان میں وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے فروغ دی گئی 'مفت چیزیں بانٹنے کی ثقافت' (فری بی کلچر) نے جمہوری اقدار کو کمزور کیا ہے اور انسانی وقار کو نقصان پہنچایا ہے۔ اداریے میں کہا گیا ہے کہ جہاں ہندوستان میں 'لاڈکی بہن' اور ریاستوں میں اسی طرح کے فلاحی پروگرام چل رہے ہیں، دوسری جانب اگر ریپبلکن کانگریس کے دونوں ایوانوں پر کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں تو ہر بالغ امریکی کے بینک اکاؤنٹ میں 5,000 ڈالر جمع کرنے کی ٹرمپ کی تجویز بھی انتخابات کے وقت ووٹروں کو لبھانے والا قدم ہی ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے مطابق ٹرمپ کی مجوزہ 'ٹرمپ ڈویڈنڈ' براہ راست نقد رقم کی منتقلی کے ذریعے انتخابی حمایت حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسا منصوبہ نافذ کرنے سے امریکی خزانے پر ایک ٹریلین ڈالر سے زیادہ کا بوجھ پڑے گا، جبکہ ملک کا قومی قرض پہلے ہی 40 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے اور سالانہ مالیاتی خسارہ 8.1 ٹریلین ڈالر ہے۔ اداریے میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ ٹرمپ کے اعلان سے ان کی اپنی پارٹی میں بے چینی پیدا ہوگئی ہے اور اس تجویز کے مالی اثرات اور اسے نافذ کرنے کے حوالے سے ظاہر کی جانے والی تشویش کی خبروں کا ذکر کیا گیا۔ 'سامنا' میں کہا گیا کہ ''اس طرح کی نقد امداد تقسیم کرنے کے لیے کانگریس کی منظوری درکار ہوگی۔ جیسے ہی ٹرمپ نے 5,000 ڈالر کی ادائیگی کا اعلان کیا، ان کی اپنی پارٹی کے رہنما اور وزراء حیران رہ گئے۔ نائب صدر جے ڈی وینس نے واضح طور پر مایوسی کا اظہار کیا اور یہ کہہ کر معاملے کو سنبھالنے کی کوشش کی کہ رقم صرف سخت جانچ پڑتال اور قانونی کارروائی کے بعد ہی تقسیم کی جائے گی، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ دولت مند بالغ افراد اس کا فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ یہ اسی حکمت عملی کو ظاہر کرتا ہے جسے ہندوستانی حکومت استعمال کرتی ہے، پہلے بڑے بڑے اعلانات کرنا، پھر شرائط اور افسر شاہی کی پیچیدگیوں کا استعمال کر کے ان پر عمل درآمد میں تاخیر کرنا۔'' ہندوستان کی مثال دیتے ہوئے شیوسینا (یو بی ٹی) نے وزیر اعظم مودی کے 2014 کے اس وعدے کا ذکر کیا جس میں ہر ہندوستانی کے بینک اکاؤنٹ میں 15 لاکھ روپے جمع کرنے کی بات کہی گئی تھی، یہ وعدہ اب تک پورا نہیں ہوا ہے۔ پارٹی نے ملک بھر کی ریاستی حکومتوں کی جانب سے اعلان کردہ متعدد فلاحی اسکیموں پر بھی تنقید کی اور کہا کہ ایسے پروگراموں کا استعمال تیزی سے انتخابی حربوں کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ پارٹی نے کہا کہ ہندوستان میں بے روزگاری، مہنگائی اور کسانوں کی پریشانی جیسے اہم مسائل اب بھی حل نہیں ہوئے ہیں، جبکہ امریکہ میں بھی ٹرمپ انتظامیہ گھریلو چیلنجوں سے نمٹنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ 'مفت چیزیں دینے کی سیاست' ایک عالمی رجحان بن گئی ہے، اداریے میں الزام عائد کیا گیا کہ حکومتیں انتخابات جیتنے کے لیے عوام کے پیسے سے فراہم کی جانے والی مفت سہولیات پر زیادہ انحصار کر رہی ہیں۔ اس میں نتیجہ نکالا گیا کہ ایسی سیاست، خواہ ہندوستان میں ہو یا امریکہ میں، جمہوری اصولوں سے سمجھوتہ کرتی ہے اور عوام کے تئیں جواب دہی کو کم کرتی ہے۔ اداریے میں دعویٰ کیا گیا کہ ''مودی اور شاہ ہندوستان میں جو کر رہے ہیں، ٹرمپ امریکہ میں وہی دوہرا رہے ہیں۔ عوام کے پیسے کا استعمال کرنا، مفت چیزیں تقسیم کرنا اور انتخابات میں جیت حاصل کرنا۔'' اس میں مزید کہا گیا کہ اگرچہ مستفیدین الگ الگ ہوں، لیکن اس کے پیچھے سیاسی سوچ ایک جیسی ہے۔

شی جنپنگ کے دورۂ ہندوستان کے موقع پر چین کا اہم فیصلہ

21 ستمبر سے دہلی - گوانگ ژو براہ راست پرواز کا ہوگا آغاز

نئی دہلی: چین کے صدر شی جنپنگ کے دورۂ ہندوستان کے موقع پر دونوں ممالک کے درمیان فضائی رابطہ بحال کرنے کی سمت اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ چین کی بڑی ایئر لائن 'چائنا ساؤدرن ایئر لائنز' 21 ستمبر سے نئی دہلی اور گوانگ ژو کے درمیان براہ راست مسافر پروازیں دوبارہ شروع کرنے جا رہی ہے۔ یہ سروس تقریباً 6 برسوں کے وقفے کے بعد بحال ہوگی۔ چائنا ساؤدرن کے مطابق دہلی-گوانگ ژو روٹ کی بحالی کے ساتھ جنوبی ایشیا میں اس کی خدمات 8 راؤنڈ ٹرپ روٹس پر ہفتے میں 100 سے زیادہ پروازوں تک پہنچ جائیں گی۔ گوانگ ژو چین کا ایک اہم کاروباری اور صنعتی مرکز ہے اور جنوبی چین کے ساتھ ہندوستان کے تجارتی رابطے کے لیے بھی یہ روٹ اہم ہے۔ ایئر انڈیا نے اسی سال فروری میں اپنی نئی دہلی-چین سروس دوبارہ شروع کی تھی۔ وہیں چائنا ایسٹرن ایئر لائنز نے 18 اپریل کو اپنا کن منگ-کولکاتہ روٹ دوبارہ شروع کیا۔ ایئر چائنا نے اپریل میں اپنی بیجنگ-دہلی سروس دوبارہ شروع کی تھی۔ انڈیگو نے بھی 30 مارچ کو کولکاتہ اور شنگھائی کے درمیان روزانہ نان اسٹاپ پروازیں شروع کیں۔ گزشتہ سال انڈیگو نے 10 نومبر سے نئی دہلی اور چین کے گوانگ ژو کے درمیان روزانہ براہ راست پروازیں شروع کی تھیں۔ چائنا ساؤدرن کی جانب سے یہ اعلان ایسے وقت میں کیا گیا ہے، جب چینی صدر شی جنپنگ 12-13 ستمبر کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والی 18 ویں برکس چوٹی اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان پہنچے ہیں۔ یہ 2020 کی گلوان جھڑپ کے بعد شی جنپنگ کا پہلا دورۂ ہندوستان ہے اور دونوں ممالک کے درمیان گزشتہ کچھ عرصے سے جاری سفارتی بہتری کے عمل کے لحاظ سے اسے اہم سمجھا جا رہا ہے۔ گوانگ ژو-دہلی فضائی سروس دوبارہ شروع کرنے کے فیصلے کو ہندوستان اور چین کے درمیان براہ راست رابطے کو بڑھانے کی سمت میں اہم قدم سمجھا جا رہا ہے۔ کورونا وبا کے بعد دونوں ممالک کے درمیان براہ راست پروازوں کی خدمات طویل عرصے تک متاثر رہی تھیں۔ چائنا ساؤدرن کی دہلی-گوانگ ژو سروس بھی اسی دوران بند ہوگئی تھی۔ ہندوستان اور چین کے تعلقات میں گزشتہ چند برسوں کے دوران کافی اتار چڑھاؤ دیکھنے کو ملا ہے۔ جون 2020 میں گلوان وادی میں ہوئی پرتشدد جھڑپ کے بعد دونوں ممالک کے تعلقات میں شدید کشیدگی پیدا ہوگئی تھی۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، ویزا اور عوامی رابطے سے متعلق کئی شعبوں پر بھی اثر پڑا۔ حالانکہ اکتوبر 2024 میں سرحد پر فوجی تعطل کم کرنے کے حوالے سے ہوئے معاہدے کے بعد دونوں ممالک کے تعلقات میں آہستہ آہستہ بہتری کے آثار نظر آنے لگے۔ اس کے بعد براہ راست پروازوں کی بحالی، کاروباری افراد کے لیے ویزا کے عمل میں بہتری اور تجارتی رابطے بڑھانے کی سمت میں اقدامات کیے گئے۔

'اقلیتی سماج کے لوگ سبھی نااتفاقیوں کو کنارہ کر ایک پلیٹ فارم پر آئیں'، ملک کے موجودہ حالات سے فکرمند محمد ادیب کی اپیل

نئی دہلی: ہندوستان میں فرقہ واریت اور مذہبی تشدد کے بڑھتے واقعات پر سابق رکن پارلیمنٹ محمد ادیب نے شدید فکر کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے اپنے ایک بیان میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر اقلیتی سماج سے ایک پلیٹ فارم پر آنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ ملک کے حالات دن بہ دن بگڑتے جا رہے ہیں۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ یہ وقت آپسی نااتفاقیوں کو کنارہ کر کے ناانصافی کے خلاف یکجہتی کا مظاہرہ کرنے کا ہے۔ یہ باتیں 'انڈین مسلم فار سول رائٹس' (آئی ایم سی آر) کے صدر محمد ادیب نے گزشتہ دنوں میڈیا اداروں سے بات کرتے ہوئے کہیں۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ جو سماج اپنے حق کے لیے آواز نہیں اٹھاتا ہے، وہ ہمیشہ نقصان میں ہی رہتا ہے۔ سہارنپور مسجد پر بلڈوزر چلائے جانے سے عین قبل دیے گئے اس بیان میں وہ نہ صرف مسلمانوں و دیگر اقلیتی طبقہ سے متحد ہونے کی اپیل کر رہے ہیں، بلکہ بی جے پی و آر ایس ایس کے خلاف آواز بلند کرنے پر بھی زور دے رہے ہیں۔ پریس کانفرنس کے دوران اپنی بات بے باکی کے ساتھ رکھتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ''کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب آئین کے پرخچے نہیں اڑائے جاتے، کسی بچے پر ظلم نہیں کیا جاتا، مسجدوں کے نیچے بلڈوزر نہیں چلتا۔ اس ملک میں مسلمانوں کے لیے بڑی مصیبت کا وقت آ گیا ہے۔ دلتوں اور سکھوں کے لیے بھی مصیبت کھڑی ہو چکی ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ہم فکرمند اس لیے ہیں کیونکہ ہم اس ملک کے محافظ ہیں۔ اس وقت آئین کے پرخچے اڑائے جا رہے ہیں، اس لیے ان سبھی کو کھڑے ہونا چاہیے جو ہندوستان میں جمہوریت برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور ہندوستانی آئین میں یقین رکھتے ہیں۔'' محمد ادیب نے مرکز کی مودی حکومت پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ''جوڑا ٹا ہمارے سامنے ہے، وہ ظاہر کرتا ہے کہ 2014 کے بعد ہمارے ملک کی ترقی رکی نہیں ہے، بلکہ ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں۔ ملک کو اگر بچانا ہے تو ہمیں متحد ہونا ہوگا۔ اگر ہم ابھی آگے نہیں بڑھیں گے تو پھر پریشانیاں بڑھتی جائیں گی۔ جو قوم ضرورت پڑنے پر اکٹھا نہیں ہوتی، اس کی تباہی کا ذمہ دار قائد ہی ہوتا ہے۔'' مانسون اجلاس کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ''جب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ پورے سیشن میں نہ آئے اور کہتے نظر آئیں کہ جمہوریت پر عمل کر رہے ہیں، تو پھر ان سے کیا ہی امید کی جائے۔ ایک سپاہی مسجد کے اندر گھس کر نماز رکوا دیتا ہے، اس پر بھی کوئی بولنے والا نہیں۔ ہمیں اگر ملک کو بچانا ہے تو پہلے خود کو مضبوط کرنا ہوگا اور سبھی سیکولر عوام کو مل کر آگے بڑھنا ہوگا۔ جو لوگ بھی آئیڈیا آف انڈیا میں یقین رکھتے ہیں، انھیں یکجہتی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ آج جو نوجوان بچے سڑکوں پر مظاہرہ کرتے نظر آ رہے ہیں، یہ وہی بچے ہیں جنھیں آئیڈیا آف انڈیا میں پورا بھروسہ ہے۔'' بچوں کو جبراً 'وندے ماترم' گانے پر مجبور کیے جانے کی بھی محمد ادیب نے شدید الفاظ میں مذمت کی۔ انھوں نے حکمراں طبقہ سے کہا کہ ''تم کہہ رہے ہو وندے ماترم گاؤ، حالانکہ بچے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اسکول جانا ہے، اسکول ٹھیک کر دو۔ ان کی بات سننے کی جگہ تم انھیں وطن کا غدار کہتے ہو۔'' میڈیا کے ذریعہ آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کے امریکہ دورہ سے متعلق ایک سوال پر وہ کہتے ہیں کہ ''بھاگوت جب امریکہ گئے تو وہاں کے لوگوں نے آر ایس ایس کی تاریخ پڑھنی شروع کی۔ جو دنیا گاندھی کو پسند کرتی ہے، انھیں پتہ چل گیا کہ جو وفد آیا ہے، وہ گاندھی کے قاتل سے جڑا آرگنائزیشن ہے۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آر ایس ایس کی حقیقت بڑے بڑے لوگ سامنے نہیں لا سکے، لیکن بھاگوت کے دورہ نے یہ کام کر دیا۔ بھاگوت کی مسلم دشمنی کا ذکر بھی انھوں نے میڈیا کے سامنے کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''بھاگوت نے تو اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ مسلمان ملک پر قبضہ کر رہے ہیں، اس لیے 3 بچے پیدا کرو۔ اب یہ مسلمانوں کو ہندوستان کا حصہ بتا رہے ہیں تو صرف (بیرون ملک) اپنی عزت بچانا چاہتے ہیں۔ آر ایس ایس لیڈران کے بیانات میں ہمیشہ تضاد ہوتا ہے، آر ایس ایس والوں کا یہی مزاج ہے، یہ دوغلے لوگ ہیں۔''

برکس 2026 کے 'نئی دہلی اعلامیہ' میں 'بانڈونگ روح' کا ذکر، جے رام رمیش نے یاد دلائیں نہرو کی تاریخی یادداشتیں

کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے نئی دہلی میں منعقد 'برکس سربراہی اجلاس 2026' میں منظور کیے گئے 'نئی دہلی اعلامیہ' کا حوالہ دیتے ہوئے 1955 کی تاریخی ایشیائی-افریقی کانفرنس اور اس میں ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو کی شرکت کو یاد کیا ہے۔ انھوں نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ برکس سربراہی اجلاس میں ابھی منظور کیے گئے نئی دہلی اعلامیہ کا پیراگراف 16 براہ راست 1955 میں انڈونیشیا کے شہر بانڈونگ میں منعقد ہونے والی تاریخی ایشیائی-افریقی کانفرنس کے اصولوں کو یاد کرتا ہے۔ جے رام رمیش کے مطابق نئی دہلی اعلامیہ کے پیراگراف 16 میں 1955 کی بانڈونگ کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے ان عمومی اصولوں کو یاد کیا گیا ہے، جن میں مساوات، آزادی، عدم مداخلت اور باہمی فائدہ شامل ہیں۔ اس اعلامیہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ 'بانڈونگ روح' ایک زیادہ منصفانہ، زیادہ شمولیت پر مبنی اور زیادہ نمائندہ کثیر الجہتی نظام کی تشکیل کی کوششوں میں ایک اہم حوالہ اور رہنما اصول کے طور پر کام کرتی ہے۔ کانگریس لیڈر نے اسی تناظر میں 22 اپریل 1955 کی دوپہر بانڈونگ کی اس تاریخی کانفرنس کے دوران جواہر لعل نہرو کی تحریر کردہ چند یادداشتوں اور نوٹس کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ نہرو نے اس تاریخی اجلاس کے دوران کچھ مختصر نوٹس اور جملے تحریر کیے تھے، جو اس دور کے سیاسی ماحول اور ہندوستان کی بین الاقوامی سوچ کی عکاسی کرتے ہیں۔

جے رام رمیش نے بتایا کہ ونیت ٹھاکر نے حال ہی میں نہرو کی 'بانڈونگ کانفرنس' سے متعلق ان یادداشتوں، ڈوڈلز اور نوٹس کے علاوہ دیگر تحریروں پر ایک عمدہ مضمون لکھا ہے۔ اس مضمون میں بانڈونگ کانفرنس کے دوران نہرو کے قلم سے لکھی گئی مختلف یادداشتوں اور ان کے پس منظر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جے رام رمیش نے اپنی پوسٹ کے آخر میں بالی ووڈ کے ایک پرانے اور مقبول گیت کی سطریں بھی لکھیں، جو اس طرح ہیں:

تو جہاں جہاں چلے گا
میرا سایہ ساتھ ہوگا

بہرحال، جے رام رمیش کے ذریعہ کی گئی سوشل میڈیا پوسٹ نئی دہلی برکس اعلامیہ میں 'بانڈونگ کانفرنس' اور اس کے اصولوں کی بازگشت کو ہندوستان کی تاریخی سفارتی روایت سے جوڑنے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ جے رام رمیش نے اس کے ذریعے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ 1955 کی بانڈونگ کانفرنس میں مساوات، آزادی، عدم مداخلت اور باہمی مفاد کے جو اصول پیش کیے گئے تھے، وہ آج بھی عالمی سیاست اور ایک زیادہ منصفانہ، جامع اور نمائندہ بین الاقوامی نظام کی تشکیل کے مباحث میں اپنی معنویت رکھتے ہیں۔

برکس اجلاس: 'چین اور ہندوستان ایک دوسرے کی طاقت سے سیکھ سکتے ہیں'، دو فریقی میٹنگ میں جنپنگ کا مودی کو مشورہ

نئی دہلی: چینی صدر شی جنپنگ نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی سے کہا ہے کہ چین اور ہندوستان ایک دوسرے کی طاقت سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور مشترکہ ترقی کی سمت میں مل کر کام کر سکتے ہیں۔ چین کی سرکاری نیوز ایجنسی 'شنہوا' کے مطابق جنپنگ نے نئی دہلی میں برکس اعلیٰ سطحی اجلاس سے الگ پی ایم مودی کے ساتھ دو فریقی میٹنگ کے دوران یہ بات کہی۔ برکس اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران سبھی ممالک نے مشترکہ منشور جاری کرنے پر اتفاق ظاہر کیا۔ اس مشترکہ منشور کو جاری کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ''دوستو! آج کی ہماری میٹنگ بہت مثبت اور تعمیری رہی ہے۔ ہمارے نظریات کے تنوع کے ساتھ ساتھ برکس تعاون کے تئیں ہمارے مشترکہ عزائم بھی واضح طور پر سامنے آئے ہیں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''آج کی گفتگو سے واضح ہے کہ بدلتی ہوئی دنیا کا انتظام پرانے اداروں کے ذریعہ نہیں دیکھا جا سکتا۔ ریپریزنٹیشن، رسپانسیونیس اور رول میکنگ... تینوں میں اصلاح ضروری ہے۔'' مشترکہ منشور کو جاری کیے جانے کے بعد اس میں شامل سبھی عزائم کو پورا کرنے پر زور دیا گیا۔ چین کے صدر شی جنپنگ نے مغربی ایشیا کے حالات پر فکر کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ چین مغربی ایشیا اور خلیجی ممالک میں امن و استحکام قائم کرنے میں اپنا مناسب کردار نبھانے کے لیے دیگر برکس ممالک کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہے۔ چین کی سرکاری نیوز ایجنسی 'شنہوا' کے مطابق شی نے کہا ہے کہ جنگ کے سبب پورے خطے کے لوگوں کو بہت نقصان ہوا ہے اور یہ بین الاقوامی طبقہ کے مشترکہ مفادات کے موافق نہیں ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ چین اس خطہ میں امن و استحکام قائم کرنے کے لیے برکس کے دیگر رکن ممالک کے ساتھ تعاون کرنے کو راضی ہے۔

'90 فیصد پانی پینے لائق نہیں'، کانگریس صدر کھڑگے نے گجرات کی بی جے پی حکومت پر عائد کیا سنگین الزام

احمد آباد: کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے گجرات کی بی جے پی حکومت کو آج اپنے ایک بیان میں عوام مخالف ٹھہرایا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ ریاست میں اپنے 27 سالہ دور حکومت میں بی جے پی نے صرف جھوٹے دعوے کیے اور پروپیگنڈا پھیلایا۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں سی اے جی کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے گجرات حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کچھ گاؤں کا پانی آلودہ ہے اور وہ پینے لائق نہیں ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ ''وزیر اعظم مودی کے 'ہر گھر جل' کے دعوے آلودہ پانی میں بہہ گئے ہیں۔'' انھوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ریاست میں 90 فیصد پانی کے نمونے پینے کے قابل بھی نہیں پائے گئے۔ کانگریس صدر نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''جب مودی جی وزیر اعلیٰ تھے، تب 2004 میں 'سجلم-سفلم' منصوبے کا بہت شور شرابہ کیا گیا، لیکن آج بھی گجرات کے لوگ پانی کی ایک بوند کے لیے ترس رہے ہیں۔'' انھوں نے الزام لگایا کہ سی اے جی نے 2022 میں 100 فیصد نل کنکشن کے بی جے پی حکومت کے دعوے کی قلعی کھول دی اور 14 لاکھ خاندان اب بھی پانی کا انتظار کر رہے ہیں۔ راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ ہفتہ احمد آباد ضلع کے ڈھولکا میں آلودہ پانی پینے سے کینسر کے سبب 54 افراد کی موت کی خبر سامنے آئی۔ انھوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ سوراشٹر کے کئی علاقے پینے کے پانی کے لیے ترس رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ راجکوٹ اور جام نگر جیسے علاقوں میں لوگ پینے کے پانی کے لیے پریشان ہیں اور کچھ-سوراشٹر میں کسان خشک سالی کے مسئلے کا سامنا کر رہے ہیں۔ کانگریس صدر کا کہنا ہے کہ گجرات کے لوگوں کو 2047 تک 'وکست بھارت' کے خواب دکھائے گئے، لیکن حقیقت میں بی جے پی نے ریاست میں اپنے 28 سالہ دور حکومت کے دوران صرف جھوٹا پروپیگنڈا کیا اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکی۔ کھڑگے نے گجرات کی بی جے پی حکومت پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں نہ تو 'سجلم' (صاف پانی) ہے اور نہ ہی 'سفلم' (پھلوں اور زرخیز فصلوں سے بھرپور)۔ کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (سی اے جی) نے گجرات میں 'جل جیون مشن' کے نفاذ میں سنگین خامیوں کا انکشاف کیا ہے۔ اس رپورٹ میں منصوبے میں تاخیر، مالی بے ضابطگیوں اور پوری ریاست میں پانی کے معیار کی جانچ میں خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جمعہ کو گجرات اسمبلی کے مانسون اجلاس کے آخری دن سی اے جی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اس رپورٹ میں پایا گیا ہے کہ جن گاؤں سے پانی کے نمونے لیے گئے، ان میں سے 89 فیصد پانی کے نمونے پینے کے قابل نہیں تھے۔ اسی رپورٹ کو سامنے رکھ کر ملکارجن کھڑگے نے بی جے پی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کیا ہے۔

دلپشکر سنگھ دھامی حکومت نے اتراکھنڈ کو 122 کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا، کانگریس کا سنگین الزام

اتراکھنڈ کانگریس نے ریاست کی بی جے پی حکومت اور وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی پر سرکاری زمینوں کے معاملے میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ کانگریس لیڈر اور اتراکھنڈ میں چارج شیٹ کمیٹی کے سربراہ کرن مہارا نے ایک پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ ریاست میں 'انویسٹمنٹ میٹ' کے نام پر ڈرامہ کیا گیا اور اس کی آڑ میں سرکاری زمینیں باہر کے لوگوں کو انتہائی کم قیمت پر دینے کی بنیاد تیار کی گئی۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ اگر سرکل ریٹ کے مطابق معاملے کا جائزہ لیا جائے تو پشکر سنگھ دھامی کی حکومت نے ریاست کو تقریباً 122 کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا ہے۔ کانگریس نے سوال کیا کہ سرکاری زمین کی قیمت کا تعین کس بنیاد پر کیا گیا اور سرکل ریٹ میں ترمیم سے پہلے زمین کو کم قیمت پر دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ پریس کانفرنس میں کرن مہارا نے سڈکل میں اسپتال کے لیے زمین مختص کرنے کے ایک دوسرے معاملے کو بھی اٹھایا۔ انہوں نے بتایا کہ سڈکل میں 137,23 مربع میٹر زمین اسپتال کے لیے دینے کی بات ہوئی تھی اور اس کے لیے 13 دسمبر 2024 کو ٹینڈر جاری کیا گیا تھا۔ ان کے مطابق کچھ عرصے بعد وزیر اعلیٰ دھامی نے محکمہ صحت کو اطلاع دیے بغیر فروری 2025 میں اس بولی کو منسوخ کر دیا اور بعد میں یہ کام 'سکہ ڈیولپرس' نامی کمپنی کو دینے کا معاملہ سامنے آیا۔

رومانٹک افسانہ پڑھیے!

سینئر صحافی اور ادیب محمد تقی کا تازہ غیر مطبوعہ افسانہ 'ایک چادر روشنی کی' ورقِ تازہ کے ادبی صفحہ ''نقشِ سخن'' کی بروز بدھ 15 ستمبر 2026ء کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ افسانہ ایک مسلم خاندان میں پیش آئے دردناک حقیقی واقعہ پر

روزنامہ ورقِ تازہ 2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
13 Sept. 2026

ورقِ تازہ

13 Sept. 2026 اداریہ

ڈپریشن کا شکار طلبہ!

کسی بھی ملک کا سب سے قیمتی اثاثہ اس کی نوجوان نسل ہوتی ہے، مگر جب اسی نسل کے قدم زندگی کی دوڑ میں لڑکھڑا کر موت کی تاریک وادیوں کا رخ کرنے لگیں، تو یہ پورے معاشرے کے لیے ایک شدید لمحۂ فکریہ بن جاتا ہے۔ آج ہمارے تعلیمی ادارے، ہاسٹل اور طلبہ کے کمرے خاموش مقتل گاہوں کا منظر پیش کر رہے ہیں، جہاں آئے دن کوئی نہ کوئی نوجوان اپنی زندگی کا چراغ خود اپنے ہاتھوں بجھا دیتا ہے۔ یہ اموات کوئی اچانک رونما ہونے والا حادثہ نہیں، بلکہ اس بے رحم نظام کا براہ راست نتیجہ ہیں جس نے تعلیم کو ایک جان لیوا مقابلہ بنا دیا ہے۔ ہمارے سماجی رویوں نے کامیابی کا ایک انتہائی فرسودہ اور خطرناک معیار طے کر لیا ہے۔ ایک طالب علم کی پوری زندگی، اس کی صلاحیتیں، خواب اور اس کا مستقبل صرف ایک سوال کے گرد گھومنے لگا ہے کہ امتحان میں نمبر کتنے آئے۔ مارک شیٹ پر درج چند ہندسے کسی جیتے جاگتے انسان کی قدر و قیمت کا فیصلہ کرنے کے لیے ہرگز کافی نہیں ہو سکتے، مگر ہمارے نظام نے کاغذ کے ان ٹکڑوں کو زندگی اور موت کا پروانہ بنا دیا ہے۔ ملک بھر میں پھیلے ہوئے کوچنگ سینٹرز اور مسابقتی امتحانات کی اندھی دوڑ نے نوجوانوں کے ذہنوں پر ایک ایسا بوجھ لاد دیا ہے جسے اٹھانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ میڈیکل، انجینئرنگ یا اعلیٰ سرکاری ملازمتوں کے حصول کی یہ دوڑ اب تعلیم کے حصول کا پرامن ذریعہ نہیں رہی، بلکہ یہ ایک ایسا خوفناک میدان بن چکی ہے جہاں صرف چند لوگ ہی سرخرو ہو پاتے ہیں۔ پیچھے رہ جانے والوں کے حصے میں طعنے، احساسِ کمتری اور ایسی گہری مایوسی آتی ہے جو انہیں اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اس گھمبیر صورتحال کو مزید پیچیدہ بنانے میں خاندانی دباؤ اور بے جا توقعات کا کردار سب سے نمایاں نظر آتا ہے۔ اکثر والدین اپنے ادھورے خواب، محرومیاں اور سماجی مرتبے کی خواہش اپنے بچوں کے نازک کاندھوں پر لاد دیتے ہیں۔ وہ اس بنیادی سچائی کو فراموش کر بیٹھتے ہیں کہ ہر بچے کی ذہنی ساخت، رجحان اور سوچنے کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ خاندانی وقار اور رشتہ داروں کے سامنے ناک اونچی رکھنے کی یہ تمنا خاموشی سے اس بچے کا گلا گھونٹ رہی ہوتی ہے، جو پہلے ہی نصاب کے بوجھ تلے دبا ہوتا ہے۔ متوسط اور غریب طبقے سے تعلق رکھنے والے طلبہ کے لیے یہ دباؤ دوہرا اور حد درجہ اذیت ناک ہوتا ہے۔ جب کوئی نوجوان اپنے والدین کی زندگی بھر کی جمع پونجی، کھیتی باڑی کے نقصان یا بھاری قرضوں کے بوجھ تلے تعلیم حاصل کر رہا ہو، تو اس کے ذہن پر ناکامی کا خوف ایک عفریت بن کر سوار رہتا ہے۔ وہ یہ سوچ کر ہی کانپ اٹھتا ہے کہ اگر وہ مطلوبہ ہدف حاصل نہ کر سکا، تو اس کے خاندان کی معاشی بقا کا کیا ہوگا۔ یہ مالی اور جذباتی بوجھ بالآخر اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج کر دیتا ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا نے اس نفسیاتی بحران اور تنہائی میں مزید اضافہ کیا ہے۔ ورچوئل دنیا میں ہر شخص بظاہر کامیاب، خوش اور ایک شاندار کریئر کا مالک نظر آتا ہے۔ یہ مصنوعی چکاچوند نوجوانوں کے ذہنوں میں ایک خاموش مگر زہریلا موازنہ پیدا کرتی ہے۔ وہ دوسروں کی سجی سنوری تصویروں کو دیکھ کر اپنی خامیوں کو کوستے ہیں اور رفتہ رفتہ اس تنہائی کا شکار ہو جاتے ہیں جہاں انہیں اپنی جدوجہد بالکل بے معنی اور رائیگاں محسوس ہونے لگتی ہے۔

کوئی بھی طالب علم راتوں رات اپنی زندگی کے خاتمے کا فیصلہ نہیں کرتا۔ اس انتہائی اور دردناک قدم سے پہلے ایک طویل ذہنی کشمکش، شدید بے چینی اور ڈپریشن کا دور گزرتا ہے، جس کے واضح اشارے ہمارے آس پاس موجود ہوتے ہیں۔ رویے میں اچانک تبدیلی، دوستوں سے کٹ جانا، کمرے میں خود کو گھنٹوں بند رکھنا، نیند اور بھوک کا اڑ جانا یا مستقبل کے بارے میں مسلسل منفی باتیں کرنا، یہ وہ خاموش چیخیں ہیں جنہیں بروقت سننے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ہمارے گھروں کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ وہاں نصاب کی تکمیل، فیسوں کی ادائیگی اور داخلے کے معاملات پر تو گھنٹوں بحث ہوتی ہے، مگر بچے کی اندرونی جذباتی کیفیت جاننے کے لیے کسی کے پاس دو پل کی فرصت نہیں۔ ایک انتہائی سادہ مگر طاقتور سوال، 'تم کیسا محسوس کر رہے ہو؟' ہمارے خاندانی مکالمے سے مکمل طور پر غائب ہو چکا ہے۔ مکالمے اور اظہار کا یہ فقدان بچے کو اس گہری کھائی کی طرف دھکیل دیتا ہے جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ یہ بات قومی سطح پر تسلیم کرنی ہوگی کہ کوئی بھی امتحان، داخلہ یا کریئر زندگی کا آخری پڑاؤ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ناکامی سیکھنے کے عمل کا ایک فطری حصہ ہے، اسے زندگی کا حتمی فیصلہ سمجھ لینا ایک بہت بڑی فکری خامی ہے۔ دنیا کی تاریخ ایسے بے شمار افراد سے بھری پڑی ہے جو روایتی تعلیمی میدان میں بری طرح ناکام ہوئے، مگر انہوں نے عملی زندگی میں ایسی کامیابیاں سمیٹیں جن کی مثال آج تک دی جاتی ہے۔ تعلیم کا مقصد انسان کا شعور بیدار کرنا ہے، اسے نمبروں کی دوڑ میں شامل مشین بنانا نہیں۔ تعلیمی اداروں اور جامعات کا بنیادی کام طلبہ کی کردار سازی اور ان کی ذہنی نشوونما کی آبیاری ہونا چاہیے تھا، مگر آج وہ محض امتحانی فیکٹریاں بن کر رہ گئے ہیں۔ کیمپس کے اندر ماہرین نفسیات اور کاؤنسلنگ کے موثر نظام کی عدم موجودگی ایک ایسا مجرمانہ رویہ ہے جس پر جوابدہی ہونی چاہیے۔ جب ایک طالب علم ذہنی دباؤ کے عروج پر ہوتا ہے، تو اسے نصابی کتابوں کے بجائے ایک ہمدرد کان اور مشفق کندھے کی ضرورت ہوتی ہے، جو بدقسمتی سے اداروں کے پاس میسر نہیں۔ سماجی سطح پر ہمیں کامیابی کی پرانی اور فرسودہ تعریف کو نئے سرے سے مرتب کرنا ہوگا۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر بچہ ڈاکٹر، انجینئر یا اعلیٰ سرکاری افسر ہی بنے۔ ہنر، فنونِ لطیفہ، کھیل، تجارت اور دیگر بے شمار شعبوں میں بھی شاندار مستقبل تعمیر کیے جا سکتے ہیں۔ بچوں کے ذہنوں میں یہ بات راسخ کرنا لازمی ہے کہ ان کی زندگی، ان کی مسکراہٹ اور ان کی موجودگی کسی بھی ڈگری یا بڑی ملازمت سے لاکھوں گنا زیادہ قیمتی ہے۔ بروقت اور درست رہنمائی کسی بھی بڑے انسانی بحران کا راستہ نہایت آسانی سے روک سکتی ہے۔ جب کوئی بچہ ناکامی کا شکار ہو، تو اسے طعنے دینے کے بجائے اس کے ساتھ کھڑا ہونا، اس کا حوصلہ بڑھانا اور اسے یہ یقین دلانا ضروری ہے کہ ایک دروازہ بند ہونے کا مطلب پوری دنیا کا ختم ہونا نہیں۔ ذہنی صحت کے ماہرین سے مدد لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ جسمانی بیماری کی طرح انسانی ذہن کو بھی بروقت علاج اور مرہم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے تعلیمی نظام، خاندانی توقعات اور سماجی دباؤ کے اس جان لیوا گٹھ جوڑ کو توڑنے کے لیے عملی قدم اٹھانا ضروری ہے۔ ہم اپنے ملک کے روشن مستقبل کو یوں امتحانوں کی بھینٹ چڑھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔ زندگی کے تحفظ کو ہر قسم کے کریئر، ڈگری اور مسابقت پر بہرصورت فوقیت دینی ہوگی، تاکہ ہمارے نوجوانوں کے چہروں پر موت کے سائے کے بجائے زندگی کی روشن امید دمکتی رہے۔

پردہ دیوار ہے یا وقار؟

کیرالا کے تنازع نے عورت کے سماجی کردار پر نئی بحث چھیڑ دی

از: عبدالحلیم منصور

کیرالا میں خواتین کی تعلیم، ملازمت، طب، سیاست، انتظامیہ اور سماجی خدمت میں شرکت اب وہاں کی معاشرتی حقیقت کا حصہ ہے۔ ایسے ماحول میں معروف عالم دین کانتھاپورم اے۔ پی۔ ابوبکر مسلیار کے خواتین کی عوامی زندگی سے متعلق حالیہ بیانات نے ایک بنیادی سوال کو پھر نمایاں کر دیا ہے۔ دین، حیا اور پردے کی حدود کے ساتھ عورت کے جائز سماجی کردار کی گنجائش کہاں تک ہے؟ عید میلاد النبیؐ کی تقریبات میں خواتین کی شرکت سے متعلق تنظیمی ہدایات سے شروع ہونے والی بحث اس وقت زیادہ نمایاں ہوئی جب خواتین کی عوامی موجودگی کو معاشرتی نقصان سے جوڑنے والی باتیں سامنے آئیں۔ یوں یہ معاملہ محض ایک بیان یا سیاسی ردعمل نہیں رہا بلکہ مذہبی تعبیر، عورت کے وقار اور بدلتی ہوئی سماجی حقیقت کے باہمی تعلق کا سوال بن گیا۔ کیرالا کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستھیسن نے خواتین کو گھروں تک محدود رکھنے کے تصور سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ خواتین زندگی کے تمام اہم شعبوں میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں اور انہیں عوامی زندگی سے دور رکھنے والی سوچ موجودہ کیرالا سے مطابقت نہیں رکھتی۔ ان کا موقف خواتین کی مساوی سماجی شرکت کے اعتبار سے اہم ہے، لیکن یہ فرق بھی واضح رہنا چاہیے کہ مذہبی رہنمائی اور ریاستی اختیار الگ دائرے ہیں۔ کسی مذہبی رائے سے اختلاف کرنا جمہوری حق ہے، مگر اسے قانونی پابندی میں تبدیل کرنا ایک مختلف معاملہ ہے۔ اس بحث کو ''مذہب بمقابلہ جدیدیت'' کے سادہ فارمولے میں رکھنا بھی درست نہیں۔ اسلام میں حیا اور پردہ اخلاقی نظم کا حصہ ہیں، لیکن اخلاقی ذمہ داری صرف عورت پر عائد نہیں ہوتی؛ مرد بھی اپنی نگاہ، کردار اور طرزِ عمل کا ذمہ دار ہے۔ معاشرے کی پاکیزگی کا ذمہ صرف عورت کے سر ڈال دینا درست نہیں۔ اگر عورت کی موجودگی کو ہی معاشرتی بگاڑ کا سبب قرار دیا جائے تو پھر مرد کی نگاہ، کردار اور اخلاقی ذمہ داری کہاں جائے گی؟ حیا کا تقاضا یک طرفہ نہیں؛ مرد اور عورت دونوں اس کے مخاطب ہیں۔ پردہ عورت کے وقار اور دینی حدود کی حفاظت ہے، اسے اس کی تعلیم، صلاحیت، خدمت اور جائز سماجی کردار پر پابندی کا جواز نہیں بنایا جا سکتا۔ عورت کو معاشرے سے دور کر دینا اخلاق کی ضمانت نہیں؛ اخلاقی معاشرہ وہ ہے جو عورت کی عزت بھی محفوظ رکھے اور اسے اپنی صلاحیت کے مطابق کردار ادا کرنے کا حق بھی دے۔ مسئلہ عورت کے باہر آنے کا نہیں، اس معاشرے کی نگاہ اور رویے کا بھی ہے جو اس کی موجودگی کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔ دینی اقدار اور عورت کے جائز سماجی کردار کو باہم متصادم سمجھنا اس بحث کو غیر ضروری طور پر محدود کر دیتا ہے۔ اسلامی تاریخ بھی عورت کے سماجی وجود کو صرف گھر تک محدود تصویر میں پیش نہیں کرتی۔ حضرت ام سلمہؓ کا واقعہ حدیبیہ اس کی نمایاں مثال ہے، جہاں ایک اہم اجتماعی موقع پر ان کی رائے کو سنا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مشورے کو اختیار فرمایا۔ یہ واقعہ کم از کم اتنا ضرور واضح کرتا ہے کہ اسلامی روایت میں عورت کی رائے، عقل اور مشاورت کی گنجائش موجود رہی ہے۔ اس لیے اصل بحث پردے کے حق یا مخالفت کی نہیں بلکہ اس کی تعبیر اور حدود کی ہے۔ اگر پردہ حیا اور وقار ہے تو قابل احترام ہے، لیکن اسے تعلیم، ملازمت، سماجی خدمت یا جائز سیاسی و عوامی ذمہ داریوں سے مکمل دوری کا لازمی تقاضا قرار دینا ایک وسیع تر تعبیر ہے، جسے دین کی مجموعی روح اور تاریخی روایت کی روشنی میں پرکھنا ہوگا۔ مذہبی قیادت کے لیے یہ پہلو بھی اہم ہے کہ اس کے الفاظ کا اثر مجلس تک محدود نہیں رہتا۔ جب لاکھوں لوگ کسی عالم دین کی بات کو دینی رہنمائی سمجھتے ہوں تو الفاظ کی صراحت، مفہوم کی وضاحت اور سماجی اثرات کا خیال رکھنا بھی ذمہ داری بن جاتا ہے۔ دوسری طرف کسی مذہبی رائے کو پورے معاشرے کے لیے لازمی سماجی اصول سمجھنا اور اسے ریاستی قانون بنانا دو الگ چیزیں ہیں۔ ہندوستانی آئینی نظام مذہبی آزادی کے ساتھ مساوات، وقار اور بنیادی حقوق کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ اس لیے مذہبی آزادی اور خواتین کی مساوی شہری حیثیت کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کرنا مناسب نہیں۔ اس تنازع نے یہ بھی واضح کیا کہ خود مسلم معاشرے میں اس مسئلے پر ایک رائے نہیں۔ بعض مذہبی حلقوں اور مسلم تنظیموں نے کانتھاپورم کے موقف کی حمایت کی اور ستھیسن کے ردعمل پر اعتراض کیا، جبکہ خواتین اور ترقی پسند حلقوں نے اس موقف پر سوال اٹھائے۔ اس لیے اسے صرف ''مسلمان بمقابلہ غیر مسلم'' یا ''مذہب بمقابلہ سیاست'' کا معاملہ سمجھنا درست نہیں۔ اختلاف خود مسلمانوں کے درمیان بھی موجود ہے، اور یہی حقیقت اس بحث کو زیادہ سنجیدہ بناتی ہے۔

کانتھاپورم کی بعد کی وضاحت کو بھی اسی تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ یا ان سے وابستہ تنظیمیں خواتین کو گھروں میں مقید رکھنے یا انہیں ثانوی حیثیت دینے کی حامی نہیں ہیں۔ خواتین کی تعلیم کے لیے قائم اداروں اور مواقع کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام عورت کو دبانے یا معاشرے سے مٹانے کی تعلیم نہیں دیتا۔ بعد میں انہوں نے پیدا ہونے والے تنازع پر افسوس کا اظہار کیا اور اشتعال سے بچنے اور تعمیری مکالمے کی اپیل بھی کی۔ صحافتی انصاف کا تقاضا ہے کہ کسی موقف کو صرف ایک متنازع جملے سے نہیں بلکہ اس کی بعد کی وضاحت کے ساتھ سمجھا جائے۔ تاہم وضاحت کے باوجود بنیادی سوال اپنی جگہ موجود ہے۔ اگر خواتین کی عوامی شرکت کو معاشرتی نقصان سے جوڑا جائے اور ساتھ ہی یہ کہا جائے کہ انہیں ثانوی حیثیت دینا مقصود نہیں، تو دونوں باتوں کے درمیان حدود اور تعلق کی وضاحت ضروری ہو جاتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں مذہبی قیادت سے زیادہ صراحت اور احتیاط کی توقع کی جاتی ہے، کیونکہ اس کے الفاظ عام لوگوں کے رویوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف سیاسی قیادت کو بھی اپنے دائرۂ اختیار کا خیال رکھنا ہوگا۔ خواتین کے مساوی حقوق کی حمایت اپنی جگہ ضروری ہے، لیکن ریاست کا کام کسی مخصوص مذہبی تعبیر کا فیصلہ کرنا نہیں بلکہ شہری حقوق اور آئینی اصولوں کا تحفظ کرنا ہے۔ اسی طرح مذہبی قیادت کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ مذہبی آزادی کے ساتھ فرد کی مساوات، وقار اور آزادی بھی آئینی اقدار ہیں۔ اختلاف اگر ان حدود کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہو تو تصادم کے بجائے مکالمے کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ آج مسلمان خواتین تعلیم، طب، تدریس، صحافت، تجارت، انتظامیہ، سیاست اور سماجی خدمت میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ اس حقیقت کو محض ''جدیدیت'' کہہ کر رد کرنا بھی درست نہیں اور ہر سماجی تبدیلی کو ترقی سمجھ لینا بھی۔ ضرورت ایسے قابل عمل تصور کی ہے جس میں اسلامی اقدار کو صرف پابندیوں کے طور پر نہیں بلکہ حیا، وقار، عدل، ذمہ داری اور انسانی بھلائی کے وسیع اصولوں کے طور پر سمجھا جائے۔ عورت کی آزادی بھی اخلاقی ذمہ داری سے بے نیازی کا نام نہیں، لیکن عورت کو محض عورت ہونے کی بنیاد پر محدود کرنا بھی قابل قبول اصول نہیں ہو سکتا۔ کیرالا کا یہ تنازع اگر سیاسی صف بندی اور مذہبی الزام تراشی تک محدود رہتا ہے تو تقسیم بڑھے گی؛ لیکن اگر اس سے خواتین کے مقام، دینی حدود اور بدلتے معاشرے کے تقاضوں پر سنجیدہ مکالمہ شروع ہوتا ہے تو یہی واقعہ ایک مفید بحث کا نقطۂ آغاز بن سکتا ہے۔ مذہب کے بارے میں سوال اٹھانا دشمنی نہیں اور مذہبی رائے سے اختلاف گستاخی نہیں؛ البتہ دونوں کے لیے دلیل، احترام اور ذمہ داری لازم ہے۔ آخر کار اس معاملے کو نہ ''اسلام بمقابلہ عورت'' کے فارمولے میں بند کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی عالم دین کی شخصیت پر حملے تک محدود کرنا مناسب ہے۔ اسلام میں حیا، پردہ اور اخلاقی حدود اپنی جگہ اہم ہیں، مگر عورت کے وقار کو اس کی تعلیم، صلاحیت، آواز اور جائز سماجی کردار کے خاتمے سے جوڑ دینا اسلامی روایت کی وسعت کو محدود کر دیتا ہے۔ اسی طرح آزادی کو اخلاقی ذمہ داری سے الگ کرنا بھی درست نہیں۔ اصل راستہ وہ ہے جہاں حیا بھی محفوظ ہو، وقار بھی؛ مذہبی آزادی بھی قائم رہے اور عورت کا جائز حق کردار بھی۔ یہی توازن اس تنازع کو وقتی کشمکش سے نکال کر ایک سنجیدہ سماجی مکالمے میں بدل سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آئینہ خانہ:

از: سید رشید اللہ حسینی، اطہر کلیم احمد

الہ دین کا ڈیجیٹل چراغ، اے آئی رپورٹر اور جدید صحافت!

آج کل ہمارے صحافیوں کے چہروں پر جو تازہ دم رونق، چمک اور بے فکری چھائی ہے، اسے دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ شاید ان کی تنخواہیں اچانک ڈبل ہو گئی ہیں یا میونسپلٹی نے سڑکوں کے سارے گڑھے راتوں رات بھر دیے گئے ہیں۔ لیکن اندر کی خبر یہ ہے کہ ہمارے صحافی بھائیوں کے ہاتھ آرٹیفیشل انٹیلی جنس (AI) کی شکل میں الہ دین کا ایسا 'ڈیجیٹل چراغ' لگ گیا ہے، جس نے مقامی صحافت کو سنسنی خیز کم اور اسٹینڈ اپ کامیڈی زیادہ بنا دیا ہے۔ اب رپورٹر کو خبروں کی کھوج میں دھوپ میں مارے مارے پھرنے اور جوتوں کے تلوے گھسنے کی کوئی زحمت نہیں اٹھانی پڑتی، وہ بس پریس کلب میں بیٹھا چائے کی چسکیاں لیتا ہے، اے آئی کو ایک پرامپٹ (Prompt) دے مارتا ہے، اور خبر تیار! لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس ڈیجیٹل چراغ کا جن، اردو زبان اور ہمارے مقامی حالات سے اتنا ہی ناواقف ہے جتنا ہمارے لیڈرانِ قوم سچائی سے، اور شہر کی سڑکیں تارکول سے۔ غیر ملکی یا انگریزی خبروں کا ترجمہ تو اب ایک الگ ہی لیول پر جا چکا ہے۔ پچھلے دنوں ایک رپورٹر نے انگریزی کی خبر دی کہ شیئر بازار میں ''بل مارکیٹ'' (Bull Market) کا رجحان ہے۔ اے آئی نے اس کا ایسا شاندار اور بے باک لفظی ترجمہ کیا کہ اگلے دن اخبار کی آٹھ کالم کی سرخی تھی: ''ممبئی کے بازار میں بیل گھس آیا، تاجروں میں بھگدڑ!'' پڑھنے والے حیران کہ بیل نے شیئر مارکیٹ کا کیا بگاڑا ہے اور لوگ اسے پکڑنے کے بجائے سینیکس کیوں چیک کر رہے ہیں؟ اسی طرح ایک نیوز ایجنسی کی انگریزی خبر آئی کہ شہر میں طوفانی بارش ہو رہی ہے، یعنی ''It's raining cats and dogs''۔ اے آئی نے اس کا ایسا من و عن لفظی ترجمہ کیا کہ اگلے دن اخبار میں خبر چھپی: ''شہر میں آسمان سے کتے اور بلیاں برسنے لگیں، محکمہ موسمیات کا شہریوں کو چھاتے کے بجائے لوہے کا ہیلمٹ پہن کر نکلنے کا مشورہ!'' سیاسی خبروں کا تو حال ہی نہ پوچھیے۔ ایک مقامی کارپوریٹر نے محلے کی ایک نئی کھلی ہوئی نالی اور گٹر کا افتتاح کیا۔ صحافی نے تصویر کے ساتھ اسے اے آئی کو کمانڈ دی کہ اسے ذرا 'اثر دار' بنا دو۔ خبر چھپی: ''شہر کے جولیس سیزر نے آج ایک عظیم الشان تاریخی خندق کا افتتاح کیا، جس کے بعد ان کی سیاسی سلطنت میں غلاظت کا نیا اور شاندار باب رقم ہوا۔'' کارپوریٹر صبح سے سر پکڑ کر بیٹھا ہے کہ اخبار والے نے میری تعریف کی ہے یا میری سیاسی قبر کھودی ہے؟ جرائم کی کوریج اب مقامی کم اور ہالی ووڈ کی سنسنی خیز فلم زیادہ لگتی ہے۔ ایک چھوٹی سی خبر تھی کہ بس اسٹینڈ پر ایک جیب کترا پکڑا گیا جس نے ایک مسافر کے سو روپے چرائے تھے۔ اے آئی نے اسے یوں پیش کیا: ''شہر کے مالیاتی نظام پر سائبر حملہ ناکام! ایک بین الاقوامی ماسٹر مائنڈ نے شہری کی جیب میں دراندازی کر کے معیشت کو 100 روپے کا بھاری نقصان پہنچانے کی کوشش کی، تاہم عوام کے فوری رسپانس سسٹم (یعنی دھلائی) نے اس عالمی سازش کو ناکام بنا دیا۔'' پولیس والے حیران ہیں کہ اس غریب جیب کترے پر تعزیراتِ ہند کی دفعہ لگائیں یا سیدھا دیش دروہ کا مقدمہ ٹھوک دیں!

خبروں تک تو پھر بھی غنیمت تھا، اب تو اخبار کے کلاسیفائیڈ اشتہارات بھی اے آئی کے رحم و کرم پر ہیں۔ شہر کے ایک مشہور ہوٹل مالک نے اشتہار کے لیے آپریٹر کو پرچہ دیا: ''ہمارے پاس لذیذ حلیم اور بریانی دستیاب ہے''۔ اے آئی نے اسے 'پروفیشنل' بناتے ہوئے چھاپا: ''آئیے اور ہمارے مسالوں کی شاندار سمفنی (Symphony) کا تجربہ کیجیے۔ ہماری حلیم کوئی معمولی غذا نہیں، بلکہ ایک ایسا شاہکار ہے جو آپ کے ذائقے کی کلیوں (Taste buds) کو مسحور کر کے آپ کو ابدی سکون فراہم کرے گا!'' گاہک دکان پر آ کر پریشانی سے پوچھ رہے ہیں کہ بھائی صاحب، یہ 'ذائقے کی کلیاں' حلیم کے ساتھ پلیٹ میں ملیں گی یا الگ سے پارسل لینی پڑیں گی؟ ایک دندان ساز (Dentist) کا سیدھا سادا اشتہار تھا: ''یہاں بغیر تکلیف دانت نکالے جاتے ہیں''۔ اے آئی نے اسے اتنی ہمدردانہ اور ادبی اردو پہنائی کہ اشتہار کچھ یوں بنا: ''کیا آپ اپنے دانتوں کے کربناک عذاب سے نجات چاہتے ہیں؟ آئیے، ہم آپ کے فرسودہ دانتوں کو انتہائی شفقت، محبت اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ جڑوں سے اکھاڑ پھینکیں گے، تاکہ آپ کی مسکراہٹ دوبارہ جلوہ گر ہو!'' مریض ڈر کر واپس نیم کی مسواک پر آ گئے ہیں کہ یہ محبت اور شفقت سے دانت اکھاڑنا کیسا ہوتا ہے بھئی؟ اور تو اور، 'ضرورت رشتہ' کے کالم میں ایک سیدھا سادا پیغام تھا: ''لڑکے کے لیے گھریلو اور سلیقہ مند لڑکی درکار ہے۔'' اے آئی نے اسے کسی ملٹی نیشنل کمپنی کا جاب انٹرویو بنا دیا: ''ایک انتہائی متحرک اور باصلاحیت نوجوان کو ایک ایسی خاتون پارٹنر کی تلاش ہے جو نہ صرف کچن مینجمنٹ کی بہترین انتظامی صلاحیتوں کی مالک ہو، بلکہ جس کا ویژن (Vision) اور مشن (Mission) ہمارے خاندانی اہداف (Family Goals) کے ساتھ سو فیصد ہم آہنگ (Sync) ہو!'' لڑکی والوں نے یہ اشتہار پڑھ کر رشتہ بھیجنے کے بجائے اپنی بیٹی کا سی وی (CV) اور ایکسپیرینس لیٹر بھیج دیا ہے۔

اے آئی کو روزمرہ کے چھوٹے موٹے مسائل کو سائنسی اور فلسفیانہ رنگ دینے کا بھی بہت مرض ہے۔ خبر تھی کہ بارش سے فلاں وارڈ میں سڑک پر گڑھا پڑا اور ایک موٹر سائیکل سوار گر کر معمولی زخمی ہو گیا۔ اے آئی نے اسے اتنا المناک بنا دیا کہ سرخی لگی: ''ایک اور نوجوان کشش ثقل سے جنگ ہار گیا، شہری موٹر سائیکل سمیت میونسپلٹی کے کھودے گئے بلیک ہول میں غائب!'' اسی طرح دو گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ پر اے آئی نے مضمون لکھ مارا: ''شہر پر تاریک دور (Dark Ages) لوٹ آیا ہے، روشنی کے فرشتے ہم سے روٹھ گئے ہیں اور عوام غاروں کے زمانے میں واپس چلے گئے ہیں۔'' لیکن اے آئی نے صحافت میں کیسا انقلاب برپا کیا ہے، اس کا اصل اندازہ اس حادثے سے لگائیے جو حال ہی میں ایک موقر اخبار کے ساتھ پیش آیا۔ رات کی شفٹ میں نیند کے جھونکوں اور کاپی پیسٹ کی جلد بازی میں رپورٹر بیچارا اے آئی کا 'معصومانہ' ڈسکلیمر ہٹانا بھول گیا۔ اگلے دن اخبار کے صفحہ اول پر خبر چھپی: ''شہر میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور انتظامیہ کی نااہلی پر عوام کا شدید احتجاج۔۔۔'' (نوٹ: ایک مصنوعی ذہانت کا لینگویج ماڈل ہونے کے ناطے میں مہنگائی پر ذاتی رائے نہیں دے سکتا ہوں، البتہ آپ مجھ سے حیدرآبادی بریانی کی ترکیب ضرور پوچھ سکتے ہیں!) عوام اب تک یہ فیصلہ نہیں کر پا رہے کہ اس سنسنی خیز خبر پر حکومت کے خلاف ماتم کریں یا اخبار بند کر کے سیدھا کچن میں جا کر بریانی کا مسالا تیار کریں!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بنگال میں تعلیمی اداروں کا بھگوا کرن!

افتخار احمد قادری

مغربی بنگال میں تعلیمی یکجہتی، قومی وحدت اور حب الوطنی جیسے خوش نما نعروں کی آڑ میں جو تعلیمی منصوبہ بندی سامنے آ رہی ہے اس نے ریاست کے اقلیتی تعلیمی حقوق خصوصاً مسلم تعلیمی اداروں کی خودمختاری اور ان کے تشخص کے حوالے سے نہایت گمبھیر سوالات پیدا کر دیے ہیں۔ ایک جانب راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے وابستہ تعلیمی تنظیم ودیا بھارتی کے تعلیمی نیٹ ورک کو وسعت دینے کی تیاری کی جا رہی ہے اور دوسری جانب مدارس کے جداگانہ انتظامی ڈھانچے کو ختم کر کے تمام تعلیمی محکموں کو ایک نظام کے تحت لانے کی بات کی جا رہی ہے۔ بظاہر یہ اقدامات انتظامی یکسانیت اور تعلیمی ہم آہنگی کے عنوان سے پیش کیے جا رہے ہیں لیکن ان کے مضمرات کا جائزہ لیا جائے تو یہ انتظامی اصلاحات نہیں بلکہ ریاست کے تعلیمی منظرنامے میں ایک مخصوص نظریاتی رجحان کو غالب کرنے کی کوشش محسوس ہوتی ہے۔ ذرائع کے مطابق ریاست میں ودیا بھارتی سے ملحق کم از کم ایک ہزار نئے اسکول قائم کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے جبکہ اس وقت ریاست میں اس تنظیم کے تقریباً تین سو اسکول موجود ہیں۔ اگر ایک طرف کسی مخصوص نظریاتی تنظیم سے وابستہ تعلیمی اداروں کے دائرہ کار کو غیر معمولی سرعت کے ساتھ وسعت دینے کا منصوبہ بنایا جائے اور دوسری طرف مسلم اقلیت کے صدیوں پرانے تعلیمی اداروں، بالخصوص مدارس کے انتظامی تشخص اور خودمختاری کو محدود کرنے کی تدبیریں کی جائیں تو اس صورت حال کو محض اتفاق قرار دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ تعلیم کسی بھی معاشرے کی فکری تشکیل کا سب سے مؤثر وسیلہ ہوتی ہے اس لیے تعلیمی اداروں کے قیام، نصاب، انتظام اور سرپرستی کے ذریعے نئی نسل کی فکری سمت متعین کی جا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تعلیمی پالیسی میں کسی خاص نظریاتی رنگ کی آمیزش نمایاں ہونے لگے تو اس کے اثرات محض درس گاہوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورے معاشرے کے فکری مزاج کو متاثر کرتے ہیں۔ مغربی بنگال کے مسلم اکثریتی علاقوں، بالخصوص مرشد آباد اور جنوبی 24 پرگنہ کو اس منصوبے میں خصوصی اہمیت دیے جانے کی اطلاعات نے معاملے کی حساسیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ مرشد آباد میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب بہت زیادہ ہے اور ایسے علاقے میں اگر نئے تعلیمی اداروں کے قیام کو مبینہ طور پر ملک دشمن سرگرمیوں کے مقابلے حب الوطنی کے فروغ اور قوم پرستی کے استحکام سے جوڑا جائے تو یہ سوال بہرحال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی مخصوص مذہبی آبادی والے علاقے کو پہلے سے ہی شبہ اور بدگمانی کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے؟ اگر تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد معیاری تعلیم، سائنسی شعور، اخلاقی تربیت اور شہری ذمہ داریوں کا فروغ ہے تو اس کے لیے کسی مخصوص مذہبی یا لسانی آبادی کو مشتبہ بنا کر پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ حب الوطنی بلاشبہ ایک مثبت قدر ہے مگر حب الوطنی کو کسی خاص مذہبی شناخت، ثقافتی سانچے یا سیاسی نظریے کے ساتھ مشروط کرنا اس کے مفہوم کو محدود کر دیتا ہے۔ ہندوستان جیسے کثیر المذاہب، کثیر اللسان اور کثیر الثقافتی ملک میں حب الوطنی کی بنیاد آئین، قانون، مساوات، باہمی احترام اور ملک کی وحدت پر ہونی چاہیے۔ اگر کسی علاقے کے مسلمانوں کو یہ باور کرایا جائے کہ ان کے درمیان حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے

نندر بار میں جمعیۃ علماء کے زیرِ اہتمام مکاتبِ دینیہ کے قیام کی اہمیت وضرورت پر اجلاس کا انعقاد

اپنے بچوں کو پابندی کے ساتھ مکاتب میں بھیجیں اور ان کی دینی تعلیم وتربیت کو کسی صورت نظر انداز نہ کریں: مقررین کا اظہار خیال

نندر بار: 12ستمبر 2026 (پریس ریلیز) موجودہ دور میں نوجوان نسل کے اندر دین وایمان کی اہمیت پیدا کرنے، دینی تعلیم بچوں اور نوجوانوں کے لیے مضبوط فکری واخلاقی بنیاد فراہم کرنے، نسل کو بروقت قرآن وسنت کی تعلیم اور اسلامی ماحول فراہم کرنے، معاشرے کے لیے ایک مفید، باکردار اور ذمہ دار نسل بنانے، مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے اور ہر بستی و محلے میں معیاری دینی تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت پر پورے صوبہ میں دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جارہی ہے۔ اسی بابت گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں منیار محلہ نندر بار کی مرکز مسجد میں دینی تعلیمی بیداری کے عنوان سے ایک اہم وفکر انگیز اجلاس منعقد ہوا، جس میں شہر واطراف کے ائمۂ مساجد، علماء کرام، جمعیۃ علماء کے ذمہ داران اور مکاتب دینیہ سے وابستہ معلمین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا زکریا رحمانی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع نندر بار) نے اپنے خطاب میں مکاتب دینیہ کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بچوں کی دینی تربیت صرف مکتب یا مدرسے کی ذمہ داری نہیں، بلکہ والدین، ائمہ، علماء اور معلمین سب کو مشترکہ طور پر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کو پابندی کے ساتھ مکاتب میں بھیجیں اور ان کی دینی تعلیم و تربیت کو کسی صورت نظر انداز نہ کریں۔ انہوں نے اجلاس کے دوران ایک اہم اعلان کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء کی جانب سے ان شاء اللہ دیہی علاقوں میں قائم مکاتب دینیہ کے معلمین کے لیے تنخواہ کا انتظام شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے دیہی علاقوں میں دینی تعلیم کے نظام کو مزید استحکام ملے گا اور معلمین یکسوئی کے ساتھ بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دے سکیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء مکاتب دینیہ کے فروغ، استحکام اور دینی تعلیم کو عام کرنے کے لیے اپنی کوششیں مسلسل جاری رکھے گی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی محمد جعفر صاحب نے کہا کہ موجودہ حالات میں نئی نسل کے ایمان، عقیدہ، اخلاق اور اسلامی شناخت کی حفاظت ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کی تعلیم صرف دنیاوی علوم تک محدود نہیں ہونی چاہیے، بلکہ قرآن کریم، احادیث، عقائد، عبادات، اسلامی آداب اور سیرتِ طیبہ سے ان کا مضبوط تعلق قائم کرنا بھی ضروری ہے۔ مکتب بچوں کی دینی تربیت کا ابتدائی اور بنیادی مرکز ہے، جہاں کم عمری ہی سے بچوں کے اندر دینی شعور، اسلامی اقدار اور اچھے اخلاق پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ اس لیے ہر مسجد کے ساتھ مکتب کا قیام اور وہاں معیاری دینی تعلیم کا انتظام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء کے ذمہ داران، ائمۂ مساجد، علماء کرام، مکاتب کے معلمین اور دیگر افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ آخر میں دینی تعلیم کو عام کرنے، مکاتبِ دینیہ کو مضبوط بنانے اور نئی نسل کے ایمان وکردار کی حفاظت کے لیے اجتماعی طور پر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کا اختتام دینی تعلیم کے فروغ اور مکاتب کے استحکام کی دعاؤں کے ساتھ ہوا۔

نالے میں مشتبہ کیمیائی مادہ چھوڑنے کا الزام، ٹینکر ڈرائیور سمیت چار کے خلاف مقدمہ

بھیونڈی :12ستمبر (شارف انصاری):- بھیونڈی کے نارپولی علاقے میں ایک ٹینکر کے ذریعے مبینہ طور پر مشتبہ کیمیائی مائع نالے میں چھوڑے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے ٹینکر ڈرائیور سمیت چار افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ الزام ہے کہ ہلکے گلابی رنگ اور تیز بدبو والے اس مائع کو پانی ظاہر کرکے ٹیکس انوائس تیار کی گئی اور بغیر اجازت میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں واقع نالے میں چھوڑ دیا گیا۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ 10 ستمبر 2026 کو رات تقریباً 2 بج کر 45 منٹ پر بھنڈاری کمپاؤنڈ کے ماوجی کمپاؤنڈ میں واقع اکائے ٹرف اینڈ پلے زون گراؤنڈ کے سامنے، ڈمپنگ گراؤنڈ اور شری کار ڈائنگ کچنی کے سامنے موجود نالے میں پیش آیا۔ الزام ہے کہ MH 43 U 9119 نمبر کے ٹینکر سے ڈیزل انجن پمپ کے ذریعے مشتبہ مائع نالے میں چھوڑا گیا۔ اس معاملے میں ٹینکر ڈرائیور منوج کمار ودیانند رام (41) کے علاوہ ڈوڈھیا کیمیکل ٹیکس پرائیویٹ لمیٹڈ کے ڈائریکٹر سدھ نارائن کاٹے (51) اور محمد امتیاز کو ملزم بنایا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق تمام ملزمان کے درمیان مبینہ ملی بھگت کے پہلو سے بھی تفتیش کی جارہی ہے۔ پولیس نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ نالے میں چھوڑا گیا مائع عوامی صحت اور ماحولیات کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ اس کے نالے میں بہائے جانے سے آبی ذرائع اور آبی ذخائر کے آلودہ ہونے کے ساتھ ساتھ اطراف میں رہنے والے لوگوں کی صحت پر بھی منفی اثر پڑنے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق مائع کو نالے میں چھوڑنے کے لیے میونسپل کارپوریشن سے مبینہ طور پر کوئی اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کا جنتر منتر پر دھرنا

ناندیڑ سے ایڈوکیٹ ایم زیڈ صدیقی اور ایڈوکیٹ شہزان صدیقی دھرنے میں شرکت کریں گے

ناندیڑ: 12ستمبر (راست) مرکزی حکومت اور بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں میں مسلمانوں کے خلاف روز بروز بڑھتے مظالم، مساجد کی مسماری اور ان کے معاشی و تعلیمی استحصال کے خلاف آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے سخت احتجاج کا فیصلہ کیا ہے۔ ان سلگتے ہوئے مسائل کی طرف توجہ مبذول کرانے کے لیے بورڈ کی جانب سے 17 ستمبر 2026ء کو نئی دہلی کے تاریخی جنتر منتر میدان میں ایک عظیم الشان دھرنا دیا جائے گا۔ ملک بھر میں مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو دانستہ طور پر نشانہ بنایا جارہا ہے اور انہیں زمین دوز کیا جارہا ہے، جس میں مبینہ طور پر حکومتی مشنری بھی ملوث ہے۔ علاوہ ازیں، مسلمانوں کی معاشی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے اور تعلیمی میدان میں بھی انہیں مختلف طریقوں سے پریشان کیا جارہا ہے۔ ان ہی نامساعد حالات کے پیشِ نظر مسلم پرسنل لاء بورڈ نے جمہوری انداز میں اس حکومتی ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔ اس اہم احتجاجی دھرنے میں شرکت کے لیے ناندیڑ سے معروف قانون داں ایڈوکیٹ ایم۔ زیڈ۔ صدیقی اپنے فرزند ایڈوکیٹ شہزان صدیقی کے ہمراہ نئی دہلی روانہ ہورہے ہیں۔ واضح رہے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ساتھ ایڈوکیٹ ایم۔ زیڈ۔ صدیقی کی وابستگی انتہائی قدیم اور مستحکم ہے۔ گزشتہ تقریباً 20 برسوں سے انہیں بورڈ کی جانب سے بطور مہمانِ خصوصی تسلسل کے ساتھ مدعو کیا جاتا رہا ہے، جو ناندیڑ کے لیے باعثِ فخر ہے۔ ان کی اس دھرنے میں شرکت کو مقامی سطح پر کافی اہمیت دی جارہی ہے۔

نعت خوانی مقابلے میں یونک اردو ہائی اسکول کی طالبہ عالیہ شیخ اول

جلگاؤں :12ستمبر (عقیل خان بیاولی): ربیع الاول کے بابرکت مہینے میں اہلِ ایمان اور برادرانِ وطن کو تعلیماتِ رسولِ اکرم ﷺ سے روشناس کرانے کے مقصد سے 'Prophet for All' کے عنوان سے ملک گیر مہم جاری ہے۔ اسی سلسلے میں اقراء شاہین اردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، مہرون، جلگاؤں میں شہری سطح پر نعت خوانی مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلے میں یونک ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیرِ انتظام یونک اردو ہائی اسکول، تانا پورہ، کی طالبہ عالیہ شیخ فیروز نے اپنی دلنشیں نعت خوانی سے اول مقام حاصل کرکے ادارے کا نام روشن کیا۔ طالبہ کی اس نمایاں کامیابی پر یونک ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے سیکریٹری عبدالقیوم شاہ، ڈائریکٹر گلاب شیخ اور دیگر اراکین انتظامیہ، نیز صدرِ معلم شیخ نعیم الدین اور معاون معلم شیخ سلیمان نے دلی مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر طالبہ کو 200 روپے نقد انعام سمیت دیگر انعامات سے نوازا گیا شرکائے مقابلہ اور منتظمین نے طالبہ کی بہترین کارکردگی کو سراہتے ہوئے اسے مبارکباد پیش کی۔

شیخ اکرم تیلی این سی پی اجیت پوار گٹ کے صوبائی پارٹی ترجمان مقرر، ممبئی میں منعقدہ اجلاس میں سونپی گئی اہم ذمہ داری

جلگاؤں :12ستمبر (عقیل خان بیاولی): ضلع جلگاؤں کے چوپڑا شہر کے مربی سیاست داں و سماجی کارکن شیخ اکرم شیخ اسماعیل تیلی کو راشٹروادی کانگریس پارٹی (اجیت پوار گٹ) کے مہاراشٹر پردیش اقلیتی شعبہ کے کوآرڈینیشن اینڈ پبلسٹی، نشر واشاعت (ترجمان) کے عہدے پر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع خود شیخ اکرم تیلی نے نمائندے کو دی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ذمہ داری پارٹی کے تنظیمی کام کو وسعت دینے، مختلف سرگرمیوں کی مؤثر تشہیر اور پارٹی عہدیداروں و کارکنوں کے درمیان رابطے اور ہم آہنگی کو مزید مضبوط بنانے کے مقصد سے سونپی گئی ہے۔ اس ذمہ داری کے تحت انہیں ہفتے میں دو دن ممبئی کے راشٹروادی بھون میں واقع اقلیتی شعبہ کے خصوصی دفتر میں حاضر رہنا ہوگا، جہاں ریاست بھر سے آنے والے عہدیداروں اور کارکنوں کے مسائل کو سمجھنے، ان کی رہنمائی اور متعلقہ معاملات میں ضروری تال میل کا فریضہ انجام دیں گے۔ تقرری نامہ پارٹی کی جانب سے ممبئی میں منعقدہ ایک تقریب میں ریاستی صدر و مہاراشٹر ریاستی اقلیتی شعبہ کے ایڈووکیٹ نذیر قاضی نے قومی صدر سنیترا تائی پوار کی موجودگی میں پیش کیا۔ اس موقع پر وزیر مملکت حسن مشرف، مکرند جادھو پاٹل، ایم ایل اے انیل دادا پاٹل، سابق وزیر نواب ملک اور ایم ایل اے ثناء ملک سمیت متعدد اہم شخصیات موجود تھیں۔ شیخ اکرم تیلی نے نئی ذمہ داری پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے قومی صدر سنیترا تائی پوار، قومی ورکنگ صدر ایم پی پرفل پٹیل، ریاستی صدر ایم پی سنیل جی تٹکرے، شری پارتھ دادا پوار، شری جے دادا پوار، ریاستی اقلیتی شعبہ کے نذیر قاضی اور ریاستی انچارج نجیب ملا سمیت پارٹی قیادت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط کرنا، سماج کے تمام طبقات کو ساتھ لے کر پارٹی کے مقاصد و پالیسیوں کو نچلی سطح تک پہنچانا، سنیترا تائی پوار کے خیالات اور پارٹی کے کام کو عوام تک پہنچانا اور ریاست بھر کے عہدیداروں و کارکنوں کے درمیان مؤثر رابطہ و تال میل قائم رکھنا ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ پارٹی کی جانب سے تفویض کردہ ذمہ داری کو ایمانداری، وفاداری اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ انجام دینا ان کا عزم ہے۔ آخر میں انہوں نے تمام خیر خواہوں، ساتھیوں، عہدیداروں اور کارکنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ عوام کی محبت، تعاون اور رہنمائی آئندہ بھی حاصل ہوتی رہے گی اور وہ تنظیمی ہم آہنگی کے ساتھ عوامی خدمت کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

برکس سربراہی اجلاس میں متفقہ طور پر 'نئی دہلی اعلامیہ' منظور

نئی دہلی۔12ستمبر۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتے کے روز قومی دارالحکومت میں منعقدہ 18ویں برکس سربراہی اجلاس میں 'نئی دہلی اعلامیہ 2026' کی متفقہ منظوری کا اعلان کیا۔ وزیر اعظم مودی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "کسی بھی رکن ملک نے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ نئی دہلی اعلامیہ 2026 متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا ہے۔" راسٹرز کے مطابق، مشترکہ اعلامیے میں تنازعات کی روک تھام کی کوششوں، بشمول ان کی بنیادی وجوہات کے تدارک پر زور دیا گیا۔ اس میں بات چیت، مشاورت اور سفارت کاری کے ذریعے بین الاقوامی تنازعات کے پرامن حل کے لیے برکس ممالک کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ اعلامیے میں ایک ایسے کثیر الجہتی نقطہ نظر کی وکالت کی گئی جو اہم عالمی مسائل پر مختلف قومی نقطہ نظر اور موقف کا احترام کرے۔ مشترکہ بیان میں یکطرفہ ٹیرف اور غیر ٹیرف اقدامات میں اضافے پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا جو تجارت کو متاثر کرتے ہیں اور عالمی تجارتی تنظیم کے قوانین سے متصادم ہیں۔

ڈاکٹر رتنا کر مہاجن کے انتقال سے علم وتدبر رکھنے والی، بردبار قیادت کا خاتمہ: ہرش وردھن سپکال

مہاراشٹر نے ایک دانشور مفکر، سائنسی نقطۂ نظر کے حامی اور سیکولر نظریات کے وفادار رہنما کو کھودیا

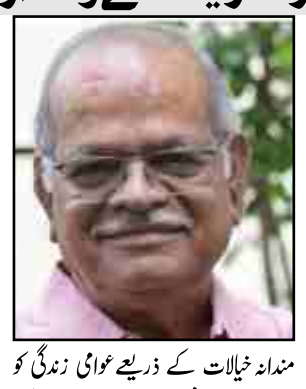

ممبئی: 12ستمبر (پریس ریلیز): کانگریس پارٹی کے سینئر لیڈر اور لوک پربودھنی ادارے کے صدر ڈاکٹر رتنا کر مہاجن کے انتقال سے مہاراشٹر کے سماجی، سیاسی اور فکری شعبے کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ سوشلسٹ نظریات کے ساتھ ساتھ مہاتما گاندھی کے افکار سے متاثر ڈاکٹر مہاجن نے پوری زندگی اپنے نظریاتی موقف اور اقدار سے وابستگی کو برقرار رکھا۔ مہاراشٹر نے ایک علم وعمیق مطالعہ کی حامل اور بردبار قیادت کھودی ہے، ان تعزیتی جذبات کا اظہار مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کیا۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ ایک دانشور مفکر، سائنسی نقطۂ نظر کے حامی اور سیکولر نظریات کے وفادار علمبردار کی حیثیت سے ڈاکٹر رتنا کر مہاجن نے پوری زندگی سماج کو فکری سمت دینے کا کام کیا۔ منصوبہ بندی کمیشن کے قائم مقام چیئرمین کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر نائب صدر اور ترجمان کی حیثیت سے انہوں نے اپنے علمی، بے باک اور دانش مندانہ خیالات کے ذریعے عوامی زندگی کو مالامال کیا۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ ڈاکٹر مہاجن بہت سے لوگوں کے رہنما اور مربی تھے۔ ان کی فکری پختگی، سماج کے تئیں وابستگی اور مسائل کو دیکھنے کا دانش مندانہ نقطۂ نظر آنے والی نسلوں کے لیے بھی باعثِ تحریک رہے گا۔ ترقی پسند، عقلیت پسند اور سیکولر مہاراشٹر کی تشکیل میں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مختلف اداروں کے ذریعے ڈاکٹر رتنا کر مہاجن نے سماج میں شعور بیدار کرنے کا اہم کام کیا۔ کانگریس سیاسی پارٹی کے ترجمان رسالے 'جن مانس کی شیدوری' کے مدیر کی حیثیت سے بھی انہوں نے اپنی ذمہ داری نبھائی۔ اس ذریعے سے انہوں نے کانگریس کے نظریاتی موقف کو عوام تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ نوجوان نسل میں جمہوریت، سیکولرازم، سوشلزم اور گاندھی وادی افکار کو فروغ دینے کا کام کیا۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے لوک پربودھنی ادارے کے ذریعے نوجوانوں میں قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنے کے لیے انہوں نے مسلسل کوششیں کیں۔ کسانوں، مزدوروں اور عام لوگوں کے مسائل پر بھی وہ مسلسل آواز اٹھاتے رہے۔ فکری وضاحت، تحمل اور مطالعے کی بنیاد پر عوامی زندگی میں اپنی ایک الگ شناخت قائم کرنے والے ڈاکٹر مہاجن کانگریس کی نظریاتی روایت کی ایک اہم شخصیت تھے۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے ڈاکٹر رتنا کر مہاجن کو دلی خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی ان کے اہل خانہ کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

سردار ہائی اسکول میں جماعت نہم ودہم کے والدین، سرپرست واساتذہ میٹنگ

مالیگاؤں: 12ستمبر (راست) سردار ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، مالیگاؤں میں طلباء وطالبات کی ہمہ گیر تعلیمی ترقی کے پیش نظر کلاس وائز والدین، سرپرست واساتذہ میٹنگ کا انعقاد ہوا- بروز سنیچر مؤرخہ 12 ستمبر 2026ء کو جماعت نہم اے اوسی وجماعت دہم اے بی اوسی کے طلباء وطالبات کے والدین وسرپرست حضرات کی میٹنگ منعقد ہوئی والدین وسرپرست خواتین کثیر تعداد میں اسکول میں تشریف لائیں، ہر کلاس کے کلاس ٹیچرس نے طلبہ کی روزآنہ یونیفارم میں حاضری، ٹیسیس کے لئے گھر سے ڈبہ، وقت کی پابندی، تعلیم پر توجہ، صاف صفائی، ڈسپلن، بیاضیں مکمل کرنا، نمازوں کی پابندی، پانچ وقت کی نماز اور گھر پر کم ازکم دو گھنٹے سیلف اسٹڈی، اسکول میں موبائل فون نالانا اور گھر پر بھی موبائل سے اجتناب برتنا، غیر ضروری چیزوں سے اجتناب جیسے عنوانات پر سیر حاصل گفتگو کی اور والدین وسرپرستوں کو اپنے بچوں کے تئیں بیدار رہنے وگاہے بگاہے اسکول میں آکر معلومات حاصل کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ پرنسپل شاہد ایوبی سر نے میٹنگ میں شریک ہوئے تمام ہی والدین وسرپرست حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

ادبی محفلیں زبان وادب کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں: شفیع مشہدی

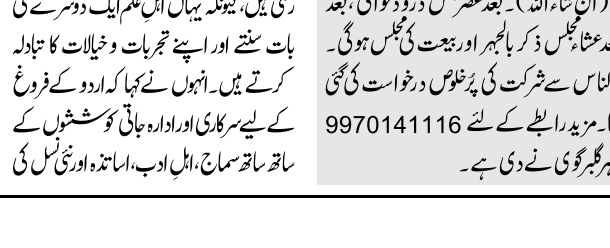

پٹنہ: 12ستمبر (پریس ریلیز): قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شمس اقبال کے اعزاز میں روزمائن چیری ٹیبل ٹرسٹ کے ہال میں ایک غیر رسمی اور پروقار ادبی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ نشست میں شہر کے ممتاز اہلِ علم، ادبا، شعرا، دانش وروں، اساتذہ اور سماجی شخصیات نے شرکت کی اور موجودہ ادبی منظر نامے، اردو زبان وادب کے مسائل، نئی نسل میں اردو سے رغبت پیدا کرنے کے امکانات اور ادبی سرگرمیوں کے فروغ کے حوالے سے تفصیلی تبادلۂ خیال کیا۔ مقررین نے ان کی افسانہ نگاری میں انسانی جذبات، معاشرتی مشاہدے اور عصری حسیت کے مختلف پہلوؤں کو موضوعِ گفتگو بنایا۔ اس موقع پر پروفیسر اعجاز علی ارشد نے کہا کہ ادب محض کتابوں اور رسمی جلسوں تک محدود نہیں بلکہ اہلِ ادب کے درمیان مسلسل مکالمے کا نام ہے۔ ایسی غیر رسمی نشستیں جہاں مختلف فکر اور تجربے رکھنے والے لوگ ایک دوسرے سے براہِ راست گفتگو کرتے ہیں، ادبی فکر کو تازگی عطا کرتی ہیں اور نئے امکانات کے دروازے کھولتی ہیں۔ شفیع مشہدی نے کہا کہ اردو ادب میں غیر رسمی ادبی محفلوں اور نشستوں کی ایک مضبوط اور قدیم روایت رہی ہے۔ ماضی میں بھی ادبا اور شعرا ایسی محفلوں میں جمع ہوکر تخلیقات، زبان، سماج اور ادب کے بدلتے ہوئے رجحانات پر گفتگو کرتے رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ آج کے دور میں اس روایت کو نئے انداز کے ساتھ زندہ رکھنے کی ضرورت ہے، کیونکہ بے تکلف ادبی گفتگو تخلیقی عمل کو توانائی فراہم کرتی ہے۔ پروفیسر امتیاز احمد نے اردو زبان کے فروغ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو کو نئی نسل تک پہنچانے کے لیے محض روایتی طریقۂ کار کافی نہیں۔ نئی نسل کی دلچسپیوں، جدید ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل میڈیا اور عصری تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اردو کو نئے میدانوں سے جوڑنا ہوگا۔ اردو جتنی زیادہ علم، تحقیق، ٹیکنالوجی اور روزمرہ زندگی سے جڑے گی، اتنی ہی مضبوطی سے نئی نسل کے درمیان اپنا مقام برقرار رکھ سکے گی۔ جناب ایس ایم پرویز عالم نے کہا کہ ادب سے زیادہ آج زبان کو بچانے کی ضرورت ہے اور ہمیں اپنی اپنی سطح پر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اویس عنبر نے بھی اس بات پر زور دیا کہ ہم سب کو اردو زبان کی بقا کے لیے عملی اقدامات کرنے ہوں گے۔ ڈاکٹر شمس اقبال نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی محفلیں کسی رسمی پروگرام سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں، کیونکہ یہاں اہلِ علم ایک دوسرے کی بات سنتے اور اپنے تجربات وخیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اردو کے فروغ کے لیے سرکاری اور ادارہ جاتی کوششوں کے ساتھ ساتھ سماج، اہلِ ادب، اساتذہ اور نئی نسل کی فعال شرکت بھی ضروری ہے۔ اردو کی نئی نسل تک رسائی اسی وقت ممکن ہے جب زبان کو جدید عہد کے تقاضوں اور نوجوانوں کی دلچسپیوں سے ہم آہنگ کیا جائے۔ نشست میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ اردو زبان وادب کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں، ادبی تنظیموں، سرکاری اداروں اور سماجی تنظیموں کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ خاص طور پر نوجوانوں میں اردو کے تئیں رغبت پیدا کرنے کے لیے ادبی مقابلوں، مطالعاتی نشستوں، مشاعروں، افسانہ خوانی، تخلیقی تحریر، کتابوں سے تعارف اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر اردو کے مؤثر استعمال کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ شرکا نے اس امر پر اتفاق کیا کہ ادب کی ایسی بے تکلف اور غیر رسمی محفلیں معاشرے میں فکری و تہذیبی مکالمے کو زندہ رکھنے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان نشستوں میں نہ صرف ادبی تخلیقات پر صحت مند تنقیدی گفتگو ہوتی ہے بلکہ نئی نسل کے لیے نئے موضوعات، نئے خیالات اور نئے تخلیقی امکانات بھی سامنے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو ادب کی تاریخ میں ایسی محفلوں اور نشستوں کی روایت ہمیشہ سے اہم رہی ہے اور آج بھی ان کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جارہی ہے۔ نشست کے اختتام پر شرکا نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اردو زبان وادب کے فروغ کے لیے پٹنہ اور بہار میں ایسی ادبی وفکری نشستوں کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے، تاکہ اہلِ قلم، اساتذہ، طلبہ، دانش ور اور سماجی کارکن ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہوکر اردو کے مستقبل کے حوالے سے بامعنی گفتگو اور عملی اقدامات کرسکیں۔

حضرت اقدس شاہ محمد نور الحق صاحب کی ناندیڑ آمد

ناندیڑ: 12ستمبر (راست) مورخہ 14ستمبر بروز پیر کو قباء مسجد دیگلو رنا کہ ناندیڑ میں ماہانہ مجلس ذکر وسلوک منعقد ہورہی ہے۔ ان مجالس کے روح رواں حضرت اقدس پیر طریقت فرید وقت جانشین قطب دکن مولانا الحاج شاہ محمد نور الحق صاحب قریشی قاسمی چشتی صابری مدظلہ العالی عصر کی نماز قباء مسجد میں ادا کریں گے (ان شاء اللہ)۔ بعد عصر مجلس درود خوانی، بعد مغرب مفتی اعظم صاحب قاسمی کا خطاب ہوگا۔ بعد عشاء مجلس ذکر بالجہر اور بیعت کی مجلس ہوگی۔ وابستگان سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی جانب سے عوام الناس سے شرکت کی پُرخلوص درخواست کی گئی ہے۔ تمام شرکاء کے لئے ضیافت کا اہتمام ہوگا۔ مزید رابطے کے لئے 9970141116 پر رابطہ کریں۔ اس طرح کی اطلاع قاری محمد طاہر گلبرگوی نے دی ہے۔

صفحہ ۲ سے آگے ۔۔۔

بنگال میں تعلیمی اداروں کا بھگوا کرن!

مالی وسائل کسی بھی تعلیمی نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ مدارس کو وسائل سے محروم کرکے ان کی کارکردگی متاثر کرنا اور پھر اسی کمزوری کو ان کے خلاف دلیل کے طور پر استعمال کرنا ایک غیر منصفانہ طرزِ عمل ہوگا۔ بنگال میں اگر واقعی تعلیمی اصلاح مطلوب ہے تو اس کا معیار تمام اداروں کے لیے یکساں ہونا چاہیے۔ ودیا بھارتی ہو یا مدرسہ، سرکاری اسکول ہو یا اقلیتی تعلیمی ادارہ، ہر جگہ تعلیمی معیار، اساتذہ کی اہلیت، طلبہ کی سہولت، بنیادی ڈھانچے، امتحانی شفافیت اور قانونی تقاضوں کو یکساں پیمانے پر پرکھا جانا چاہیے۔ کسی ادارے کی نظریاتی وابستگی کو اس کے حق یا مخالفت کا واحد معیار بنا دینا تعلیم کے غیر جانب دار تصور کے منافی ہوگا۔ ریاستی حکومت اگر واقعی تعلیمی ترقی چاہتی ہے تو اسے اپنی تمام توانائیاں معیاری تعلیم، اساتذہ کی تربیت، جدید تعلیمی وسائل اور طلبہ کے بہتر مستقبل پر صرف کرنی چاہییں، نہ کہ تعلیمی اداروں کو سیاسی ونظریاتی کشمکش کا میدان بنانا چاہیے۔ تعلیمی ادارے نسلوں کی فکری تعمیر کرتے ہیں۔ نصاب میں کیا پڑھایا جائے، کس تاریخ کو کس زاویے سے پیش کیا جائے، کن شخصیات کو مثالی قرار دیا جائے اور کس نوعیت کی قومی شناخت تشکیل دی جائے، یہ تمام امور براہِ راست نئی نسل کے ذہنوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی لیے کسی بھی ریاست میں تعلیمی اداروں کا نظریاتی توازن نہایت اہم ہوتا ہے۔ اگر بھگوا کرن کی اصطلاح اس عمل کے لیے استعمال کی جارہی ہے، جس میں تعلیم کے میدان میں ایک مخصوص مذہبی ونظریاتی فکر کا غلبہ بڑھایا جارہا ہو، تو حکومت کو اس تاثر کا ازالہ محض بیانات سے نہیں بلکہ عملی شفافیت سے کرنا ہوگا۔ مغربی بنگال کا سماجی ڈھانچہ کثیر الجہتی ہے۔ یہاں ہندو، مسلمان اور دیگر برادریاں طویل عرصے سے ایک دوسرے کے ساتھ رہتی آئی ہیں۔ ایسی ریاست میں تعلیمی پالیسی کا مقصد معاشرتی فاصلے بڑھانا نہیں بلکہ انہیں کم کرنا ہونا چاہیے۔ اگر مسلم اکثریتی علاقوں میں قائم مدارس اور مسلم تعلیمی اداروں کو مستقل شک کی نگاہ سے دیکھا جائے اور ان کے مقابلے میں ایک مخصوص نظریاتی ادارہ جاتی نیٹ ورک کو فروغ دیا جائے تو اس سے تعلیمی مساوات کے بجائے معاشرتی بے اعتمادی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ ریاستی اقتدار کی اصل آزمائش یہی ہے کہ وہ اکثریت اور اقلیت دونوں کے حقوق کو یکساں تحفظ فراہم کرے اور کسی طبقے کو اپنے ہی وطن میں مسلسل صفائی پیش کرنے پر مجبور نہ کرے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مدرسہ اصلاح کے نام پر ہونے والی ہر کارروائی قانون، شفافیت اور آئینی تقاضوں کے مطابق ہو۔ مدارس سے متعلق اگر حکومت کے پاس کوئی قابلِ اعتماد ثبوت، انتظامی خامی یا قانونی خلاف ورزی کا معاملہ ہے تو اسے مخصوص ادارے کے خلاف مخصوص کارروائی کرنی چاہیے۔ اجتماعی الزام، عمومی بدنامی اور ایک پورے تعلیمی طبقے کو مشکوک قرار دینا مسئلے کا حل نہیں۔ اسی طرح اگر حکومت ودیا بھارتی یا کسی دوسری تنظیم کے ہزاروں تعلیمی ادارے قائم کرنے کی اجازت دیتی ہے تو اسے یہ بھی واضح کرنا ہوگا کہ ان اداروں کے نصاب، انتظام اور نظریاتی اثرات کے حوالے سے کون سے غیر جانب دار معیارات نافذ ہوں گے۔ بنگال میں اس وقت اصل ضرورت ایک ایسے تعلیمی نظام کی ہے جو بچوں کو اچھا شہری بنائے، ان میں قانون پسندی، انسانی احترام، سائنسی مزاج، قومی یکجہتی اور معاشرتی ذمہ داری پیدا کرے۔ حب الوطنی کا مطلب کسی ایک طبقے کی ثقافت کو دوسرے پر مسلط کرنا نہیں، بلکہ ملک کے تمام شہریوں کے حقوق کا احترام کرنا ہے۔ قوم پرستی کا مطلب اختلاف رکھنے والے شہری کو مشتبہ سمجھنا نہیں، بلکہ مختلف شناختوں کے باوجود مشترکہ ہندوستانی مستقبل کی تعمیر کرنا ہے۔ اگر تعلیم ان بنیادی اصولوں سے محروم ہوجائے تو اسکول عمارتیں تو رہیں گے، مگر ان میں حقیقی معنوں میں تعلیم کا چراغ مدھم پڑ جائے گا۔ بنگال کے موجودہ تعلیمی منظر نامے میں سب سے زیادہ ضرورت اسی بات کی ہے کہ حکومت اپنے تمام اقدامات کو آئینی کسوٹی پر پرکھے۔ مدارس کی اصلاح ہو تو شفاف طریقے سے ہو، ان کے مالی معاملات میں بہتری لانی ہو تو مناسب وسائل فراہم کیے جائیں، نصاب بہتر بنانا ہو تو ماہرین تعلیم اور متعلقہ طبقات سے مشاورت کی جائے اور اگر نئے اسکول قائم کرنے ہوں تو ان کا مقصد سیاسی یا مذہبی غلبہ نہیں بلکہ حقیقی تعلیمی ترقی ہو۔ اقلیتوں کے تعلیمی حقوق کو کمزور کرکے کوئی ریاست مضبوط ن

خشک سالی جیسی صورتحال پر کلکٹروں کو فوری رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت

محصولات وزیر چندر شیکھر باون کُلے نے بشمول ناندیڑ 18 اضلاع کے کلکٹروں سے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے لیا جائزہ

محصولات وزیر چندر شیکھر باون کُلے نے بشمول ناندیڑ 18 اضلاع کے کلکٹروں سے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے جائزہ لیتے ہوئے

ناگپور/ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ریاست میں خشک سالی جیسی صورتحال سے دوچار 18 اضلاع کا جائزہ لینے کے لیے محصولات وزیر چندر شیکھر باون کُلے نے جمعہ کے روز متعلقہ اضلاع کے کلکٹروں سے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے بات چیت کی۔ کابینہ کی میٹنگ میں اس سلسلے میں فیصلہ لے کر فوری اقدامات کیے جاسکیں، اس مقصد سے انہوں نے متعلقہ کلکٹروں کو ہدایت دی کہ اپنے اپنے ضلع میں فصلوں کو ہونے والے نقصان اور موجودہ صورتحال کے بارے میں نکات کی بنیاد پر تفصیلی رپورٹ فوری طور پر پیش کریں۔ اس جائزہ میٹنگ میں رکن پارلیمنٹ مایا ایونا تے، ارکان اسمبلی پروین ڈنگے، موہن متے، سمیر میگھے، چرن سنگھ ٹھاکر، ڈاکٹر راجیو پوتدار، پولیس کمشنر وشواس ناگرے پاٹل، کلکٹر کمار آشیرواد، میونسپل کمشنر وپن اٹنکر، دیہی پولیس سپرنٹنڈنٹ ہرش پوددار سمیت مختلف محکموں کے سربراہان موجود تھے۔ خشک سالی جیسی صورتحال والے اضلاع میں اہلیہ نگر، سولہاپور، چھترپتی سمبھاجی نگر، جالنا، دھاراشیو، بیڑ، لاتور، ناندیڑ، پربھنی، ہنگولی، واشم، اکولا، امراوتی، ایوت محل، وردھا، ناگپور، چندرپور اور نندوربار شامل ہیں۔ ریاست کے مراٹھواڑہ خطے میں سویابین، کپاس، تور، ہلدی، اڑد اور مونگ کی فصلوں کو نقصان پہنچنے کی اطلاع ہے۔ ودربھ میں کپاس، مونگ، اڑد اور تور کی فصلیں متاثر ہوئی ہیں، جبکہ ناگپور اور امراوتی اضلاع میں سنترے کی فصل کو نقصان پہنچا ہے۔ مسلسل ابر آلود موسم کے باعث سنترے کی فصل پر پھپھوندی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا حملہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دھاراشیو، بیڑ اور جالنا اضلاع میں مویشیوں کے لیے چارے کی قلت پیدا ہوگئی ہے۔ اگر گنے کی ملیں وقت سے پہلے شروع کردی گئیں تو گنے کی کرشنگ کا سیزن مختصر مدت کا رہنے کا امکان ہے، جس کے نتیجے میں چارے کی قلت مزید بڑھنے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ سولہاپور ضلع میں پیاز کی کاشت کے رقبے میں کمی آنے کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ خشک سالی سے متعلق اہم مشاہدات اور زمینی صورتحال سے متعلق معلومات اس موقع پر ضلع کے متعلقہ وزراء اور افسران نے کلکٹروں کے سامنے پیش کیں۔ محصولات وزیر چندر شیکھر باون کُلے نے کہا کہ موجودہ صورتحال سے نمٹنے کے لیے فوری اقدامات ضروری ہیں۔ اسی لیے تمام کلکٹروں کو اپنے اپنے اضلاع کی موجودہ صورتحال کا تفصیلی جائزہ لے کر فوری رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ موصول ہونے والی رپورٹس کی بنیاد پر وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس کے ساتھ تفصیلی تبادلہ خیال کیا جائے گا اور مؤثر اقدامات نافذ کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ متاثرہ اضلاع کے مقامی عوامی نمائندوں کی جانب سے دی جانے والی تجاویز کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے ان کے تعاون سے صورتحال سے نمٹنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کو ترجیحی بنیاد پر نافذ کیا جائے گا۔

غیر قانونی گیس ری فیلنگ کے اڈہ کا پردہ فاش، 117 سلنڈر ضبط

3 لاکھ 68 ہزار روپے کا سامان ضبط، دو افراد حراست میں، ناندیڑ پولس کی کارروائی

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں گھریلو اور تجارتی استعمال کے گیس سلنڈروں سے غیر قانونی طور پر گیس نکال کر دوسرے سلنڈروں میں منتقل کرنے والوں کے خلاف پولیس کی جانب سے کارروائی جاری ہے۔ اسی سلسلے میں مقامی جرائم شاخ ناندیڑ نے دھنے گاؤں کے ایکبال نگر علاقے میں چھاپہ مار کر غیر قانونی گیس ری فلنگ کا پردہ فاش کیا۔ کارروائی کے دوران 117 گیس سلنڈر سمیت مجموعی طور پر 3 لاکھ 68 ہزار روپے کا سامان ضبط کیا گیا جبکہ دو افراد کو حراست میں لیا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن نے ناندیڑ ضلع میں گھریلو اور تجارتی استعمال کے گیس سلنڈروں کا غیر قانونی طور پر ذخیرہ کرنے اور گھریلو گیس کو تجارتی سلنڈروں میں منتقل کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کی ہدایت دی تھی۔ اس کے تحت مقامی جرائم شاخ کے پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے نے پولیس سب انسپکٹر مہیش کورے اور ان کی ٹیم کو کارروائی کے احکامات دیے تھے۔ 9 ستمبر 2026 کو پولیس ٹیم ناندیڑ دیہی پولیس تھانے کی حدود میں گشت کر رہی تھی کہ مخبر کے ذریعے اطلاع ملی کہ دھنے گاؤں کے ایکبال نگر میں ایک مکان میں گھریلو اور تجارتی گیس سلنڈروں کا غیر قانونی ذخیرہ کیا گیا ہے۔ یہاں بجلی کی موٹر اور اسپیئر پمپ کی مدد سے گھریلو گیس سلنڈر سے گیس نکال کر تجارتی گیس سلنڈر میں منتقل کی جا رہی ہے اور بجلی کے ترازو کے ذریعے گیس کی مقدار ناپ کر غیر قانونی طور پر ری فلنگ کی جا رہی ہے۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد پولیس ٹیم نے مذکورہ مقام پر چھاپہ مارا۔ وہاں دو افراد موجود پائے گئے۔ پوچھ گچھ کے دوران انہوں نے اپنے نام عبدالمجید عرف بابا ولد محمد عثمان، عمر 58 سال، ساکن نور الٰہی مسجد کے قریب، بلال نگر، دیگلور نکا، ناندیڑ، اور سید سیف علی سید نور علی، عمر 32 سال، ساکن اقبال نگر، دھنے گاؤں، ناندیڑ بتائے۔ پولیس کی جانب سے پوچھ گچھ کے دوران دونوں نے گیس کی فروخت اور ذخیرہ کرنے کے لیے کسی بھی قسم کا اجازت نامہ نہ ہونے کا اعتراف کیا۔ پولیس کے مطابق ملزمان اس بات سے واقف تھے کہ آتش گیر گھریلو گیس کے باعث سلنڈر میں دھماکہ ہونے سے انسانی جان کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے یا کسی شخص کو چوٹ پہنچ سکتی ہے، اس کے باوجود انہوں نے لاپروائی اور غفلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر اجازت غیر قانونی طور پر گیس سلنڈروں کا ذخیرہ کیا تھا۔ کارروائی کے دوران پنچوں کی موجودگی میں مجموعی طور پر 117 گیس سلنڈر اور دیگر سامان، جن کی مجموعی مالیت 3 لاکھ 68 ہزار روپے ہے، ضبط کیا گیا۔ دونوں ملزمان اور ضبط شدہ سامان کو ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے حوالے کردیا گیا۔ اس معاملے میں سرکار کی جانب سے درج شکایت پر ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 1164/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 287، 3(5) اور ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 3 اور 7 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گورو اور پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی رہنمائی میں پولیس سب انسپکٹر مہیش کورے، اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر دارا سنگھ راٹھوڑ، پولیس اہلکار موہن ہاکے، سنیل گٹلے وار، شری رام داسرے، سنگھ رتن گائیکواڑ، منوج راٹھوڑ، آبا راؤ پنگلواڑ، لہو چاٹے اور مہیش بڈگونے انجام دی۔

ماہ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ کا چاند نظر نہیں آیا

ناندیڑ: (راست) تمام برادران اسلام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۲۹ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ ماہ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ کا چاند بارش ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آیا۔ لہذا سنی مرکزی رویت ہلال کمیٹی دارالعلوم غریب نواز رضا چوک، سائی نگر، ناندیڑ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ کل ۱۳ ستمبر ۲۰۲۶ء اتوار کو ۳۰ ربیع الاول ہے۔ اس طرح کا پریس نوٹ سنی رویت ہلال کمیٹی (مرکز) دارالعلوم غریب نواز ناندیڑ نے جاری کیا۔

ہندوستانی ٹیم پر بھی چڑھا 80 کی دہائی کا رنگ، بی سی سی آئی نے شیئر کی دلچسپ ویڈیو،

افغانستان کے خلاف ہونے والی ٹی-20 سیریز سے قبل ہندوستانی ٹیم کا ایک الگ ہی انداز دیکھنے کو ملا ہے۔ بی سی سی آئی نے ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کی ایک دلچسپ ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کی ہے، جس میں کھلاڑی 1980 کی دہائی کے ٹرینڈ کو اپناتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ بی سی سی آئی نے اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے لکھا 'ویبیج وائبز۔ پرائس لیس ری ایکشنز' ویڈیو میں ہندوستانی ٹیم کے کھلاڑی 1980 کی دہائی کی تصاویر دیکھ کر یہ شناخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تصویر میں نظر آنے والا شخص ٹیم کے کس کھلاڑی سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

پرانے جھگڑے کے باعث نوجوان پر چاقو سے حملہ

24 گھنٹے کے اندر ملزم گرفتار

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع کے مختلف پولیس تھانوں میں درج سنگین مقدمات کے مطلوب اور فرار ملزمان کی گرفتاری کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم جاری ہے۔ اسی مہم کے تحت وزیر آباد جرائم تفتیشی دستے نے قتل کی کوشش کے معاملے میں فرار ملزم کو واقعے کے 24 گھنٹے کے اندر گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق 10 ستمبر 2026 کو شکایت کنندہ اکشے شیمن ڈوبولواڑ، عمر 20 سال، ساکن نوین حستاپور، بھیوگلی، واگھی روڈ، ناندیڑ، اپنے دوست کے ساتھ وزیر آباد مارکیٹ کے علاقے میں کھڑے تھے۔ اسی دوران پرانی گاڑی کے تنازعے کی رنجش کو لے کر ملزم کارتک بھگوان بھیسے، ساکن ناندیڑ، نے پیچھے سے آکر اکشے پر جان سے مارنے کی نیت سے چاقو سے حملہ کردیا۔ چاقو کے حملے میں اکشے کے دائیں ہاتھ اور ٹانگ پر گہرے زخم آئے، جس کے بعد انہیں علاج کے لیے سرکاری اسپتال وشنو پوری میں داخل کرایا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ واقعے کے بعد شکایت کنندہ کے بیان پر وزیر آباد پولیس اسٹیشن میں ملزم کے خلاف جرم نمبر 464/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 109(1) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت اور سینئر افسران کی رہنمائی میں وزیر آباد پولیس اسٹیشن کے جرائم تفتیشی دستے نے فوری طور پر ملزم کی تلاش شروع کردی۔ خفیہ معلومات اور تکنیکی ذرائع کی مدد سے مختلف مقامات پر تلاش کے بعد پولیس نے فرار ملزم کارتک بھگوان بھیسے، عمر 18 سال، ساکن پنچ شیل نگر، کھڑک پورہ، ناندیڑ، کو گرفتار کرلیا۔ گرفتار ملزم کو عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں عدالت نے اسے 14 ستمبر 2026 تک 3 دن کے پولیس کسٹڈی ریمانڈ پر بھیج دیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر ترنر کررہے ہیں۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گورو کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر اجیت کمبھار کی قیادت میں پولیس سب انسپکٹر سنیل بلونگے اور پولیس اہلکار شیوسام مٹھپتی، بھاؤ صاحب راٹھوڑ، ولاس کدم، ایمان پٹھان، سنتوش پاوڑے، سنتوش پوکلے، جوالا سنگھ باوری اور سنتوش گونڈگے نے انجام دی۔ تمام اہلکار وزیر آباد پولیس اسٹیشن سے وابستہ ہیں۔

کنوٹ میں غیر قانونی ریت نقل وحمل کے خلاف ڈی وائی ایس پی کی بڑی کارروائی

7 لاکھ 87 ہزار روپے کا سامان ضبط، 5 افراد کے خلاف مقدمہ درج

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی طور پر چھوٹے معدنیات کی کانکنی اور نقل وحمل پر روک لگانے کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر جاری خصوصی مہم کے تحت کنوٹ سب ڈویژن میں غیر قانونی ریت اور چھوٹے معدنیات کی اسمگلنگ کے خلاف بڑی کارروائی کی گئی۔ گوکندہ میں ساگر بار کے سامنے سڑک پر بغیر اجازت ریت لے جانے والے ایک ٹپر، پولیس کی ریکی کے لیے استعمال ہونے والی موٹر سائیکل، موبائل فون اور 2 براس غیر قانونی ریت سمیت مجموعی طور پر 7 لاکھ 87 ہزار روپے کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس معاملے میں سرکاری کام میں رکاوٹ ڈالنے اور غیر قانونی ریت نقل وحمل کے الزام میں 5 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ 11 ستمبر 2026 کی رات کنوٹ کے سب ڈویژنل پولیس افسر چندر شیکھر کدم اپنی ٹیم کے ہمراہ رات کی گشت پر تھے۔ ناکہ بندی کی نگرانی کی ڈیوٹی ختم کرکے واپس آتے وقت رات تقریباً 30:2 بجے گوکندہ، کنوٹ میں ساگر بار کے سامنے سڑک پر سرخ اور پیلے رنگ کا ایک ٹپر مشتبہ حالت میں آتا ہوا نظر آیا۔ پولیس نے ٹپر کو روک کر تلاشی لی تو اس میں کسی قسم کا رائلٹی یا نقل وحمل کا اجازت نامہ موجود نہیں تھا اور ٹپر میں 2 براس چوری کی ریت بھری ہوئی پائی گئی۔ پولیس نے ٹپر ڈرائیور کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی تو اس نے اپنا نام نتین چاندو سالوے، عمر 35 سال، ساکن ڈگری منگا بوڑی، تعلقہ کنوٹ بتایا۔ کارروائی کے دوران یہ بھی سامنے آیا کہ کالے رنگ کی ہیرو اسپلینڈر موٹر سائیکل پر سوار دو افراد پولیس پر نظر رکھے ہوئے تھے اور ریکی کرتے ہوئے ٹپر کے لیے راستہ صاف کررہے تھے۔ مذکورہ افراد نے پولیس کی گاڑی کو روک کر سرکاری کام میں رکاوٹ ڈالنے اور دباؤ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے انہیں پکڑنے کی کوشش کی تو دونوں موٹر سائیکل موقع پر چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ فرار ہونے والوں میں سے ایک کی شناخت دیپک ناگرگوجے، ساکن کنوٹ، کے طور پر ہوئی ہے، جبکہ اس کے دوسرے نامعلوم ساتھی کی تلاش جاری ہے۔ پولیس نے کارروائی کے دوران مجموعی طور پر 7 لاکھ 87 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ اس میں سرخ اور پیلے رنگ کا ٹاٹا ٹپر نمبر BE-4004-MH-26، مالیت تقریباً 7 لاکھ روپے، 2 براس غیر قانونی ریت، مالیت تقریباً 12 ہزار روپے، کالے رنگ کی ہیرو اسپلینڈر پلس موٹر سائیکل نمبر CF-6164-MH-26، مالیت تقریباً 70 ہزار روپے، اور ریئل می کمپنی کا ایک اسمارٹ فون، مالیت تقریباً 5 ہزار روپے شامل ہے۔ اس معاملے میں ملزمان نتین چاندو سالوے، ٹپر کے مالک، دیپک ناگرگوجے، موٹر سائیکل پر موجود اس کا نامعلوم ساتھی اور ایک دیگر نامعلوم شخص کے خلاف کنوٹ پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 238/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 303(1)، 221، 48، 3(5)، مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعات 47، 48 اور ماحولیاتی تحفظ ایکٹ کی دفعات 9 اور 15 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر کنوٹ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس چندر شیکھر کدم کی قیادت میں پولیس اہلکار سنیل آئیٹوار، ہوم گارڈ آگلاوے اور وانولے نے انجام دی۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے واضح کیا ہے کہ غیر قانونی طور پر چھوٹے معدنیات کی کانکنی اور نقل وحمل کرنے والوں کے خلاف آئندہ بھی سخت کارروائی جاری رہے گی۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اس طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں اور کارروائی میں تعاون کریں۔

غیر قانونی ریت کانکنی کے خلاف دیہی پولیس کی کارروائیاں

12.50 لاکھ روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں چھوٹے معدنیات کی غیر قانونی کانکنی اور غیر قانونی نقل وحمل پر قابو پانے کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر جاری خصوصی مہم کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے دو الگ الگ کارروائیاں انجام دیں۔ ان کارروائیوں میں مجموعی طور پر 12 لاکھ 50 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا اور غیر قانونی ریت کانکنی و بغیر اجازت نقل وحمل کے معاملے میں 4 افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے۔

پہلی کارروائی میں 4 لاکھ 70 ہزار روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی حدود میں واہے گاؤں کے قریب گوداوری ندی کے پٹ سے بغیر اجازت غیر قانونی طور پر ریت نکالنے والوں کے خلاف پولیس نے کارروائی کی۔ 10 ستمبر 2026 کو پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ واہے گاؤں کے گوداوری ندی کے پٹ میں غیر قانونی طور پر ریت کانکنی کی جارہی ہے۔ اطلاع کے بعد ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے افسران اور اہلکار موقع پر پہنچے۔ پولیس کو دیکھتے ہی وہاں موجود دو افراد تیر کر ندی کے دوسرے کنارے فرار ہوگئے۔ پولیس نے موقع پر کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 50 ہزار روپے مالیت کے 7 رافٹ اور تقریباً 70 ہزار روپے مالیت کی 14 براس ریت سمیت مجموعی طور پر 4 لاکھ 70 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 1167/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 3(5)، 2)303، مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعات 48(8)، 7)48 ماحولیاتی تحفظ ایکٹ کی دفعات 15، 9 اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے سے متعلق قانون کی دفعات 3 اور 7 کے تحت نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

دوسری کارروائی میں 7.80 لاکھ روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی حدود میں مارکنڈ گوداوری ندی کے پٹ میں غیر قانونی طور پر ریت نکالنے والوں کے خلاف دوسری کارروائی کی گئی۔ 10 ستمبر 2026 کو پولیس کو اطلاع ملی کہ مارکنڈ گوداوری ندی کے پٹ میں غیر قانونی ریت کانکنی کی جارہی ہے۔ پولیس ٹیم موقع پر پہنچی تو دو افراد غیر قانونی طور پر ریت نکالتے ہوئے پائے گئے۔ پولیس کو دیکھتے ہی دونوں فرار ہوگئے۔ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 3 لاکھ روپے مالیت کا ایک انجن، 50 ہزار روپے فی عدد کے حساب سے 8 رافٹ اور تقریباً 80 ہزار روپے مالیت کی 16 براس ریت سمیت مجموعی طور پر 7 لاکھ 80 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ انجن کو موقع پر ہی ناکارہ کردیا گیا۔ اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 1172/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 3(5)، 2)303 اور مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعات 48(8)، 7)48 کے تحت نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کی جانب سے کہا گیا ہے کہ ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی طور پر چھوٹے معدنیات کی کانکنی، ریت چوری اور بغیر اجازت ریت کی نقل وحمل میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گورو، اتوارہ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پرشانت شندے اور پولیس انسپکٹر اوم کانت چنچلکر، پولیس سب انسپکٹر کسومے، پولیس اہلکار پنچال، کامبلے، وشنو کلیانکر، بھیسے، ٹپرسے اور مالگے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ گوداوری ندی کے طاس یا دیگر مقامات پر غیر قانونی ریت کانکنی، ریت کی نقل وحمل، چھوٹے معدنیات کی چوری یا اسلحہ رکھنے سے متعلق کوئی اطلاع ملنے پر فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم کو اطلاع دیں اور پولیس کے ساتھ تعاون کریں۔

نیپال کی 'ایشیا کپ 2027' میں انٹری، آصف شیخ کی سنچری کی بدولت فائنل میں یو اے ای کو 44 رنوں سے دی شکست

'اے سی سی مینس پریمیئر کپ 2026' کا فائنل آج نیپال اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے درمیان کھیلا گیا۔ کوالالمپور کے بایومیس کرکٹ اوول میں کھیلے گئے اس خطابی مقابلے میں نیپالی ٹیم نے 44 رنوں سے کامیابی حاصل کی۔ نیپال نے یو اے ای کو جیت کے لیے 314 رنوں کا ہدف دیا تھا، لیکن اس کی پوری ٹیم 49.1 اوورس میں 269 رنوں پر سمٹ گئی۔ اس جیت کے ساتھ ہی نیپال نے 'مینس ایشیا کپ 2027' کے لیے کوالیفائی کرلیا ہے۔ یہ دوسری مرتبہ ہوگا جب نیپال ایشیا کپ میں حصہ لے گا۔ اس سے قبل نیپال نے 2023 کے ایڈیشن میں حصہ لیا تھا، جہاں اس نے ہندوستان اور پاکستان کے خلاف گروپ مرحلے میں مقابلے کھیلے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ آئندہ سال جون-جولائی میں ہونے والے ایشیا کپ کی میزبانی بنگلہ دیش کرے گا اور اس کے مقابلے ونڈے فارمیٹ میں کھیلے جائیں گے۔ بنگلہ دیش کے علاوہ ہندوستان، پاکستان، سری لنکا اور افغانستان کو اس ٹورنامنٹ کے لیے براہ راست داخلہ ملا ہے، جبکہ نیپال نے بچی ہوئی ایک جگہ پر قبضہ کرا اپنے لیے جشن کا موقع فراہم کیا ہے۔

پاکستان میں 2026 کی پہلی ششماہی میں بچوں پر تشدد اور بدسلوکی کے 1900 سے زیادہ واقعات

اسلام آباد۔ 12 ستمبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں رواں سال کے ابتدائی چھ ماہ کے دوران بچوں کے خلاف تشدد اور بدسلوکی کے 1900 سے زیادہ واقعات سامنے آئے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کی ایک سینیٹر رہنما نے یہ اطلاع دی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی نائب صدر اور سینیٹر شیری رحمان نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک بیان جاری کرکے ان واقعات پر گہری تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا، ''ان معاملات کی تعداد انتہائی تشویش ناک ہے۔'' انہوں نے بتایا کہ جنوری سے جون 2026 کے درمیان بچوں کے خلاف تشدد اور بدسلوکی کے مجموعی طور پر 1914 معاملے درج کیے گئے۔

یو پی آئی لین دین پر مل سکتا ہے قرض؛ ایس بی آئی کی نئی سہولت کیا ہے؟

نئی دہلی: ملک کے چھوٹے دکانداروں اور چھوٹے کاروباریوں کے لیے ڈیجیٹل لین دین اب قرض حاصل کرنے میں اہم بنیاد ثابت ہوسکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا یعنی ایس بی آئی چھوٹے دکانداروں کے یو پی آئی لین دین کے اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے ان کے کاروبار کی آمدنی اور لین دین میں تسلسل کا اندازہ لگانے کے لیے ایک نیا نظام تیار کرنے کی سمت میں کام کر رہا ہے۔ ایس بی آئی کے مینجنگ ڈائریکٹر اشونی کمار تیواری نے ممبئی میں منعقدہ گلوبل فن ٹیک فیسٹ 2026 کے دوران ڈیجیٹل لین دین کی بنیاد پر چھوٹے کاروباریوں کی قرض لینے کی اہلیت کا جائزہ لینے کے حوالے سے اہم اشارے دیے۔ ان کے مطابق اگر کسی کاروبار میں مسلسل فروخت ہو رہی ہو اور اس کا ریکارڈ یو پی آئی لین دین کے ذریعے واضح ہوتا ہو تو قرض فراہم کرتے وقت ان ڈیجیٹل لین دین کے ریکارڈ کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

کیسے کام کرے گا یہ نظام؟

فرض کریں کسی چھوٹے دکاندار کے پاس زیادہ کاغذی دستاویزات یا روایتی مالی ریکارڈ موجود نہیں ہیں، لیکن اس کی دکان پر روزانہ یو پی آئی کے ذریعے صارفین سے رقم موصول ہوتی ہے اور کئی ماہ سے یہ لین دین مسلسل جاری ہے۔ ایسی صورت میں یو پی آئی لین دین کے ریکارڈ سے دکاندار کی کاروباری سرگرمی اور مالی حالت کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ مثال کے طور پر دکاندار کے یو پی آئی لین دین سے اس کی متوقع فروخت، لین دین میں تسلسل اور کاروبار میں رقم کی آمد و رفت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بینک اس معلومات کی بنیاد پر قرض دینے کے خطرے اور قرض واپس کرنے کی صلاحیت کا جائزہ لے سکتا ہے۔

اس سے ایسے چھوٹے دکانداروں کو رسمی بینکاری نظام کے ذریعے قرض حاصل کرنے کا موقع مل سکتا ہے جنہیں روایتی قرض کے عمل میں ضروری دستاویزات یا مالی ریکارڈ کی کمی کے باعث مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کیا یو پی آئی لین دین جی ایس ٹی ریٹرن کا متبادل بن سکتا ہے؟

ایس بی آئی کے اعلیٰ افسر کے بیان کے بعد یہ معاملہ خاص طور پر زیر بحث آیا ہے۔ اگر کسی چھوٹے کاروبار کے مسلسل یو پی آئی لین دین کا ڈیٹا دستیاب ہو تو اس سے کاروبار کی حقیقی مالی سرگرمی کا اندازہ لگانے میں مدد مل سکتی ہے اور قرض کی جانچ کے دوران یہ ایک اہم متبادل ڈیٹا ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ یو پی آئی لین دین اس وقت جی ایس ٹی ریٹرن کا قانونی متبادل بن گیا ہے۔ جی ایس ٹی سے متعلق قوانین اور ٹیکس کی تعمیل کے موجودہ ضوابط اپنی جگہ برقرار ہیں۔ یہاں بنیادی طور پر قرض فراہم کرتے وقت کاروبار کی حقیقی آمدنی اور لین دین کو سمجھنے کے لیے یو پی آئی ڈیٹا کے ممکنہ استعمال کی بات کی جارہی ہے۔

دکانداروں کو کیا فائدہ ہوگا؟

اس نظام کے ذریعے چھوٹے کاروباریوں کو کئی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے کاروبار کی مسلسل آمدنی اور لین دین کا ریکارڈ ڈیجیٹل طریقے سے ظاہر کرسکیں گے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی